القرآن

☆☆☆

قال اللہ تعالیٰ :

یا ایھا الذین امنوا اطیعوا اللہ واطیعوا الرسول واولی الامر منکم فان تنازعتم فی شیء فردوہ الی اللہ والرسول ان کنتم تؤمنون باللہ والیوم الاخر. (۱)

ترجمہ:

اے ایمان والوتم اللہ کی اطاعت کرواور رسول کی اور اپنے میں سے حکم والوں (فقہاء وعلماء) کی۔اگر تمہارا کسی چیز کے بارے میں جھگڑا ہو جائے تو اس کو تم اللہ اور رسول کی طرف لوٹا ؤ اگر تم اللہ اور آخرت پر یقین رکھتے ہو۔

خلاصہ:

اس آیت میں اللہ رب العزت نے اپنی اور اپنے رسول ﷺ کی اطاعت کے ساتھ ساتھ اولی الامر کی اطاعت کرنے کا بھی حکم دیا ہے۔

اولی الامر کون ہیں؟ حضرت عبداللہ بن عباسؓ، حضرت جابر بن عبداللہؓ، حضرت مجاہدؒ، حضرت ابو العالیہؒ، حضرت حسن بصریؒ وغیرہم فرماتے ہیں کہ اس سے مراد فقہاء وعلماء ہیں۔(۲)

---

(۱) سورۃ النساء آیت ۵۹

(۲) تفسیر الدر المنثور للسیوطی ج ۲ ص ۱۷۶، تفسیر المدارک للنسفی ج ۱ ص ۲۵۰، تفسیر طبری ج ۵ ص ۹۴ و تفسیر کبیر للرازی ج ۶ ص ۹۷

السنۃ

☆☆☆

ان رسول اللہ ﷺ لما اراد ان یبعث معاذا الی الیمن قال کیف تقضی اذا عرض لک القضاء قال اقضی بکتاب اللہ قال فان لم تجد فی کتاب اللہ قال فبسنۃ رسول اللہ ﷺ قال فان لم تجد فی سنۃ رسول اللہ ولا فی کتاب قال اجتھد برأیی ولا الو. (۱)

ترجمہ:

جب رسول اللہ ﷺ نے حضرت معاذ بن جبلؓ کو یمن کی طرف بھیجنے کا ارادہ کیا تو پوچھا کہ جب تمہارے سامنے کوئی مقدمہ پیش ہوگا تو کیسے فیصلہ کرو گے؟ جواب دیا کہ قرآن مجید سے۔آپ ﷺ نے فرمایا کہ اگر قرآن میں سے نہ پا سکے تو؟ حضرت معاذؓ نے عرض کیا کہ آپ ﷺ کی سنت سے فیصلہ کروں گا۔آپ ﷺ نے فرمایا اگر وہاں بھی نہ پایا تو؟ انہوں نے عرض کیا کہ میں اپنی رائے کے ذریعے اجتہاد کروں گا اور اس میں کوتاہی نہیں کروں گا۔

خلاصہ:

اس حدیث مبارک سے معلوم ہوا کہ اگر کوئی مسئلہ قرآن وحدیث میں صراحتاً نہ ہو تو مجتہد قرآن وحدیث میں اجتہاد کر کے مسئلہ نکالے اور دوسرے لوگ اس کی تقلید کرتے ہوئے اس پر عمل کریں۔اللہ توفیق عمل نصیب فرمائے

آمین بجاہ النبی الکریم علیہ و آلہ الصلوۃ والتسلیم

---

(۱) ابوداود ج ۲ ص ۵۰۵

☆ مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ

ندائے قافلہ حق

اے ارض مقدس کو جانے والے:

تو ہزار صد مبارک باد کا مستحق ہے کہ مہبط نبی آخر الزماں ﷺ کی زیارت سے تیری نگاہیں فرحت پائیں گی، انبیاء وملائک کی عبادت گاہ اور قدسیوں کی رہائش گاہ تیری جائے پناہ ہوگی۔ تو اس قدر خوش قسمت ہے کہ نبی ﷺ کے مبارک قدموں سے چمک پانے والے ذرات جو قیامت تک عظمت کے افق پر آفتاب بن کر چمکتے رہیں گے تیری آنکھوں کا سرمہ ہوں گے۔ ذرا ہوش سے چل کہ تو نبی ﷺ کے مولد و مدفن کی طرف عازم سفر ہے جہاں روزانہ ہزاروں فرشتے نور کے طبق سجائے مولد و مدفن نبی ﷺ کو بقعہ نور بنائے ہوئے ہیں۔ آنکھ سے نہیں نظر سے اس لاکھ جلووں کی جنت گاہ کا نظارہ کر چشم دنیا دار تو اس کے ریالوں اور رومالوں پر اٹکی ہے کہ اس کے مفادات اس کے تپتے صحراؤں دہکتی ریت کے آتش زباں بگولوں اور چٹیل میدانوں سے متعلقہ ہی نہیں۔ اس کی خواہشات کی اوج کمال تو شاہی دستر خوان کا بچا ہوا جمع کرنا امراء عرب سے رابطے بحال کر کے دیار عجم میں ڈیڑھ اینٹ کی مساجد تعمیر کرنا اور قرآن وحدیث کے لبادے میں اپنی اسلاف بیزاری کو چھپا کر علماء عرب کو دھوکہ دینا اس کا مقصد زیست ہے مگر اے خوش قسمت انسان تو مادہ کا نہیں روحانیت کا علم بردار ہے تیری نگاہ میں عرب کے تپتے صحرا نخلستانوں کی ٹھنڈی چھاؤں سے عزیز ہیں۔ یہ دیار حبیب ہے یہ رب کی رحمتوں کی جولان گاہ ہے یہاں قدم قدم پر تسکین قلب ونظر کا ساماں ہے کاش! تو اس حقیقت سے آگاہ ہو جائے۔

حضور رحمت کائنات ﷺ کی ہم نشینی کے آب وگل سے تیار ہونے والی جماعت صحابہ

☆ ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان، سرپرست مرکز اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

جن کی سیرتیں معجزۂ الٰہی تھیں؛ تجھے یہاں ملے گی میدان عرفات میں حجۃ الوداع کا آخری خطبہ سن یہ کونسی ہستی ہے جس کی آواز 14 سو برس گزر جانے کے بعد بھی سماعت کو شاد کام کرتی ہے اور میدان بدر واحد میں تلواروں کی چمک اب بھی آنکھوں کو خیرہ کرتی ہے۔ مگر کن کی آنکھیں اس جلوۂ مہتاب سے فیضیاب ہوتی ہیں، وہ جن کی روحانیت، مادیت پر غالب آجائے جن کے دل ائمہ اسلاف کے بغض سے زنگ آلود نہ ہوں، جو حرم کی مقدس سرزمین کو اپنے پراگندہ افکار کی تشہیر کا ذریعہ نہ بنائیں، جو بارگاہِ عشق روضہ رسول ﷺ پر باغی نہ بنیں، عاشقانہ حاضری دیں۔

رہبر یا رہزن

مگر یاد رکھ اے ارض حرم کی پر کیف باد صبا سے تشنہ روح کو سیراب کرنے والے! ارض مقدس میں تجھے لباس خضر میں کچھ رہزن بھی ملیں گے جو تیری عقیدت کو استعمال کر کے تجھے اھل السنۃ والجماعۃ کے راستے سے بھٹکا دیں گے۔ حرمین شریفین کا رفع الیدین دکھا کر ائمہ متبوعین سے تجھے بدظن کریں گے خود تحقیق کا درس دے کر تحقیق شدہ مسائل میں زبان درازی کا طریقہ سکھائیں گے۔ یاد رکھنا ان کے نزدیک تقلید شرک ہے اور مقلدین مشرک ہیں مگر چونکہ حرمین الشریفین کے خادم آل سعود اور شیخ محمد بن عبدالوہاب نجدیؒ سب کے سب مقلد تھے جس کی وضاحت شاہ عبدالعزیز نے یکم ذوالحجہ ۱۳۴۶ھ ۱۱مئی 1929ھ کو مکہ کے شاہی محل میں ''یہ ہمارا عقیدہ ہے'' کے عنوان پر تقریر کرتے ہوئے فرمائی کہ:

ہم ائمہ اربعہ کا احترام کرتے ہیں امام مالک، شافعی، احمد اور ابوحنیفہ کے مابین ہم کوئی تفریق نہیں کرتے یہ سب ہماری نظر میں محترم، معظم ہیں ہم فقہ میں مذہب حنبلی کو اختیار کرتے ہیں۔(۱)

(۱) تاریخ وہابیت حقائق کے آئینے میں ص۴۷ مصنف ڈاکٹر محمد بن سعد الشویعر

ان نام نہاد موحدین کی توحید ان حنبلی مقلدین سے ریالوں کی بھیک مانگتے وقت قصۂ دیرینہ بن جاتی ہے۔فرقہ اہل حدیث پاک و ہند کے یہ افراد حنبلی مقلدین کا رفع الیدین اور آمین بالجہر دکھا کر یہ دھوکہ دیتے ہیں کہ ہمارا بھی یہی مذہب ہے جو ان حرم والوں کا ہے حالانکہ ذرہ خاک کو افلاک سے کیا نسبت!

اسپیشلسٹ ڈاکٹر اور پاؤڈری:

ایک MBBS ڈاکٹر مریض کو انجکشن لگاتا ہے یہ اس کا فن ہے ہر آدمی انجکشن نہیں لگا سکتا۔مگر صفحہ ہستی پر ایک ہستی ایسی بھی ہے جو انجکشن لگانے میں ایک ماہر ڈاکٹر سے بھی زیادہ اہلیت رکھتی ہے جسے عرف عام میں پاؤڈری کہتے ہیں۔ یہ بھی انجکشن لگاتا ہے مگر بعض وجوہ میں ڈاکٹر سے بھی فضیلت رکھتا ہے مثلاً

ڈاکٹر ہمیشہ اوروں کو انجکشن لگاتا ہے یہ خود اپنے آپ کو لگاتا ہے ڈاکٹر کو رگ تلاش کرنے میں کچھ آلات کا سہارا لینا پڑتا ہے مگر یہ بلا مشقت چند سیکنڈ میں رگ تلاش کر لیتا ہے۔ڈاکٹر ایک دفعہ استعمال شدہ سرنج کو دوبارہ ہاتھ بھی نہیں لگاتا جب کہ اس کے جفا پیشہ ہاتھوں میں ایک سرنج عرصہ دراز تک یہ ناخوشگوار فریضہ سرانجام دیتی ہے۔ڈاکٹر مرض کا علاج اپنے کلینک میں کرتا ہے اور یہ ایک چلتا پھرتا کلینک ہے جس کی جیب میں انجکشن بمعہ اپنے متعلقات کے ہمہ وقت مستعد رہتے ہیں۔

اب فیصلہ آپ کریں کہ پاؤڈری اتنی اضافی خصوصیات رکھنے کے باوجود لوگوں کا اعتماد کیوں حاصل نہ کر سکا۔مریضوں کو انجکشن لگوانے کے لیے آخر ڈاکٹر کی ضرورت کیوں ہے یہ کام تو پاؤڈری فی سبیل اللہ بھی سرانجام دینے کو تیار ہے مگر صرف انجکشن کی مہارت ایک جاہل کو ڈاکٹر نہیں بناتی تو صرف رفع الیدین اور آمین بالجہر کی مطابقت فرقہ اہل حدیث پاک و ہند کو مکے مدینے والوں کے مذہب پر کیسے ثابت کر سکتی ہے۔ یہ کم فہمی ہے کہ

آدمی حرمین میں رفع الیدین دیکھ کر عجم کے غیر مقلدوں کو بھی ان کا ہم نوا سمجھے۔

ویسے اگر مذکورہ بالا مثال میں غور کریں تو بہت سے راز کھلتے چلے جاتے ہیں۔ڈاکٹر کو انجکشن کے علاوہ بھی بے شمار امراض کا علاج معلوم ہوتا ہے مگر پاؤڈری صرف انجکشن لگانے میں مہارت تامہ رکھتا ہے۔بعینہ اسی طرح مقلد اپنے امام کے تمام علوم وفنون سے استفادہ کرتا ہے جبکہ غیر مقلد کے پاس چند ایک اختلافی مسائل میں شور وشغب کے ماسواء کچھ نہیں ہوتا۔ڈاکٹر کو پیش آمدہ امراض کی شناخت میں دقت اٹھانا پڑتی ہے جب کہ پاؤڈری چند سیکنڈ میں رگ تلاش کر کے انجکشن لگا لیتا ہے کہ اس کے پاس ایک ہی فن ہے۔

اسی طرح مجتہد دینی مسائل کی تحقیق میں جاں سوزی کرتا ہے اور مقلد اس کی تقلید کر کے نجات پاتا ہے اس کے برعکس فرقہ اہل حدیث پاک و ہند کا غیر مقلد صرف ایک دو مسئلہ رفع الیدین وغیرہ چالاکی کے ساتھ کتب حدیث سے (اپنے گمان میں) تلاش کر لیتا ہے۔

ڈاکٹر ہر وقت آلات جراحی اور ادویات ساتھ نہیں اٹھائے پھرتا جبکہ پاؤڈری کی جیب میں اس کا سامان کلینک موجود ہوتا ہے بالکل اسی طرح مجتہد اور مقلد ہر وقت کتابیں اٹھائے دوسروں کو دکھاتے نہیں پھرتے بلکہ دین کو عملی زندگی میں لاتے ہیں اور اس کے برعکس غیر مقلد ترجمہ والی کتب بغل میں دبائے رفع الیدین دکھا کر لوگوں کو دھوکہ دیتے پھرتے ہیں۔

کبھی بھولے سے بھی ان کی تلبیسات کا شکار ہو کر اپنے اسلاف سے کٹ نہ جانا مناسک حج بھی احسن انداز سے مسنون طریقہ پر ادا کرنا اور حج پر جانے سے قبل یہ تمام چیزیں اپنے ملک میں سیکھ کر جانا ورنہ ان کے جال کا شکار ہو جاؤ گے۔

زیارت روضہ رسول ﷺ:

مناسک حج سے فراغت کے بعد تجھے روضہ رسول ﷺ حاضری کی سعادت بخشیں تو سنبھل جا یہ دل والوں کا وطن ہے۔حرم کعبہ میں اگر پیشانیاں سجدہ ریز ہوتی ہیں تو یہاں

عشق اپنی جبیں رگڑتا ہے۔ ارض مدینہ میں شورمت کرنا زبان بند کرلے کہ یہاں وہ ہستی محو استراحت ہے جن کے بارے میں اللہ تعالیٰ نے فرمایا:

لا ترفعوا اصواتکم فوق صوت النبی (۱)

ترجمہ: نبی ﷺ کی آواز پر اپنی آواز کو بلند مت کرو۔

لہٰذا انتہائی ادب احترام سے آپ ﷺ کو سلام کرا ابوبکر صدیق ؓ کی خدمت میں ہدیہ تبریک پیش کر حضرت عمرؓ کی عظمت کو سلام کر کہ حضرت ابن عمرؓ کا یہی عمل ہے۔

عن نافع قال کان ابن عمرؓ اذا قدم من سفر اتی قبر النبی ﷺ فقال السلا م علیک یا رسول السلا م علیک یا ابا بکر السلا م علیک یا ابتاہ (۲)

اور یہ عقیدہ رکھتے ہوئے درود وسلام پڑھ کہ نبی کریم ﷺ قبر مبارک میں زندہ ہیں اور قبر کے پاس پڑھا گیا درود وسلام خود سماعت فرماتے ہیں۔ جب ابن مسعود سے قاضی ابو اسحاق الزرعی نے سوال کیا کہ سنا ہے آپ لوگ (علماء عرب اور عرب حکمران آل سعود وغیرہ) قبروں میں آپ ﷺ اور دوسرے انبیاء کی زندگی کے منکر ہیں۔ انہوں (ابن سعود) نے رسول اللہ ﷺ کا نام نامی سنا تو کانپ اٹھے، بلند آواز سے آپ ﷺ پر درود بھیجا اور کہا معاذ اللہ ہم تو اس بات کے قائل ہیں کہ رسول اللہ ﷺ اور دوسرے انبیاء قبروں میں زندہ ہیں اور ان کی یہ زندگی شہداء کی زندگی سے بھی اعلیٰ وافضل ہے۔ (۳)

لہٰذا معلوم ہوا علماء احناف ہوں یا حنابلہ، شوافع ہوں یا مالکیہ سب کا عقیدہ ہے کہ آپ ﷺ قبر اطہر میں زندہ ہیں۔ تو کسی دام ہمرنگ زمین (فرقہ اہل حدیث) کا شکار ہو کر جمہور اھل السنۃ کے عقیدے سے بدظن مت ہو جانا۔

---

(۱) سورۃ الحجرات آیت ۲

(۲) مصنف عبدالرزاق ج ۳ ص ۵۷۶ موطأ امام مالک ص ۱۵

(۳) تاریخ وہابیت حقائق کے آئینہ میں، مؤلف ڈاکٹر محمد بن سعد الشویعر ص ۴۰ ط دار السلام

اے حاجی! اللہ تیرا حج قبول فرمائے اور تیرے دل میں ان دین متین کے خدمت گزاروں محدثین، مفسرین مجتہدین، مجاہدین کی عظمت کو بٹھائے جن کی شب وروز کی محنت سے دین ہم تک پہنچا۔ اللہ تعالیٰ تجھے وہ بصیرت عطا فرمائے کہ حرمین شریفین والوں اور ان کا نام استعمال کر کے اپنی تجوریاں بھرنے والوں میں فرق کر سکے۔ خدا ہم سب کو اھل السنۃ والجماعۃ کے عقائد پر زندہ رکھے اور اسی پر موت نصیب فرمائے اور ہمیں قلب ونظر کی بصیرت اور بصارت فرمائے۔ آمین

اگر انسان کو مل جائے دماغ ودل کی بیداری
خدا شاھد ہے یہ دولت بھی کم نہیں ہوتی

اے خادم الحرمین الشریفین آپ کا شکریہ؛ لاکھوں زائرین کو سہولتیں مہیا کر کے، مہمانان رسول ﷺ کی خدمت کو سعادت سمجھ کر ان کے آرام کا خیال رکھنے اور حرمین شریفین کی ہر وقت توسیع وتزیین اور دیکھ بھال کرنے والو! اس کا بدلہ بس میں نہیں ہم تو صرف جزاکم اللہ احسن الجزاء ہی کہہ سکتے ہیں۔

ہم آپ کی خدمت میں قافلۂ حق کی وساطت سے یہ گزارش ضرور کریں گے کہ اس مرکز کی وحدت کو مرکز افتراق بننے سے بچائیے۔ جس طرح آپ نے ہیئۃ کبار العلماء میں چاروں مذاہب کے علماء کو نمائندگی دی ہے تو اسی طرح ان ائمہ مجتہدین اور ان کے مقلدین کے خلاف توحید کا جھانسہ دے کر لب کشائی کرنے والوں پر بھی نگاہ رکھنا آپ کی ذمہ داری ہے۔ کہیں ائمہ اربعہؒ کے خلاف بھڑکنے والی یہ آگ پورے چمن کو جلا کر راکھ نہ کر دے۔

☆ مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی

امام الہند شاہ ولی اللہ محدث دہلوی
اور اہمیت تقلید وفقہ حنفی

حضرت شاہ ولی اللہ محدث دہلوی لکھتے ہیں:

" فعند ذلک صار لکل عالم من علماء التابعین مذهب علی حیاله وانتصب فی کل بلد امام مثل سعید بن المسیب وسالم بن عبدالله بن عمر فی المدینة وبعدهما الزهری والقاضی یحیی بن سعید وربیعة بن عبدالرحمن فیها وعطاء بن ابی رباح بمکة وابراهیم النخعی والشعبی بالکوفة والحسن البصری بالبصرة وطاؤس بن کیسان بالیمن ومکحول بالشام." (۱)

اس وقت تابعین کے علماء میں سے ہر عالم کا مذہب اس کے اصول پر وجود میں آ گیا اور ہر شہر میں امام مقرر ہو گئے مثلاً مدینہ میں سعید بن مسیبؒ اور سالم بن عبداللہ بن عمرؒ پھر ان کے بعد اس میں زہریؒ، قاضی یحییٰ بن سعید اور ربیعہ بن عبدالرحمٰن اور مکہ میں عطاء بن ابی رباحؒ اور کوفہ میں ابراھیم نخعیؒ اور امام شعبیؒ اور بصرہ میں حسن بصریؒ اور یمن میں طاؤس بن کیسانؒ اور مکحولؒ شام میں۔

شاہ ولی اللہؒ ہر شہر میں ائمہ کی تقلید ثابت فرما رہے ہیں جب غیر مقلدین اس کے خلاف تلوار لئے کھڑے ہیں۔

نیز لکھتے ہیں:

"ان هذه المذاهب الاربعة المدونة قد اجتمعت الأمة او من یعتد به منها علی جواز

☆ استاذ شعبہ تخصص مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

(۱) الانصاف ص ۳۱

تقلیدها الی یومنا هذا" (۱)

ترجمہ: بے شک ان چاروں مذاہب مدونہ کی تقلید کو امت یا امت میں سے قابل اعتماد لوگوں نے جائز قرار دیا ہے اور اس پر آج تک اجماع ہے۔

نیز آپ فرماتے ہیں کہ آپ ﷺ کے مبارک عہد سے لے کر آج تک تقلید رہی ہے چنانچہ لکھتے ہیں:

" فهٰذا کیف ینکره احد مع ان الاستفتاء والافتاء لم یزل بین المسلمین من عهد النبی ﷺ." (۲)

ترجمہ: پس اس تقلید کا انکار کوئی کیسے کر سکتا ہے جب کہ نبی اقدس ﷺ کے زمانے سے لے کر آج تک استفتاء (فتوی پوچھنا) اور افتاء (فتوی دینا) ہر دور میں ہوتا رہا ہے۔

مزید لکھتے ہیں:

"اعلم ان فی الاخذ بهذه المذاهب الاربعة مصلحة عظیمة وفی الاعراض عنها کلها مفسدة کبیرة." (۳)

ترجمہ: جان لے کہ ان مذاہب اربعہ پر عمل کرنے میں عظیم مصلحت ہے اور ان سے اعراض روگردانی کرنا بہت بڑا فساد ہے۔

دیکھیے شاہ ولی اللہؒ غیر مقلدیت کو بہت بڑا فساد فرما رہے ہیں۔

لکھتے ہیں:

"قال رسول الله ﷺ اتبعوا السواد الاعظم ولما اندرست مذاهب الحقه الا هذه الاربعة کان اتباعها اتباعاً للسواد الاعظم والخروج عنها خروجاً عن السواد الاعظم. (۴)

ترجمہ: رسول اللہ ﷺ کا ارشاد ہے کہ "سواد اعظم کی اتباع کرو"۔ اور جب تمام

(۱) ایضاً ص ۹۷ (۲) ایضاً ص ۱۰۲

(۳) عقد الجید ص ۱۸ (۴) ایضاً ص ۱۹

مذاہب حقہ سوائے ان چار مذاہب (حنفی، مالکی، شافعی، حنبلی) کے ختم ہوگئے تو ان کی اتباع کرنا ہی سواد اعظم کی اتباع کرنا ہے اور ان سے نکلنا سواد اعظم سے خروج ہے۔

معلوم ہوا کہ غیر مقلدین شاہ ولی اللہؒ کے نزدیک سواد اعظم سے خارج ہیں۔

نیز لکھتے ہیں:

"لابد لغير المجتهد ان يعمل على روايات مذهبه وفتاوى امامه ولا يشتغل بمعاني النصوص والاخبار يعمل عليها كالعامي."(۱)

ترجمہ: غیر مجتہد کے لئے اپنے مذہب کی روایات اور اپنے امام کے فتاویٰ پر عمل کرنا ضروری ہے اور وہ نصوص و اخبار کے معانی میں مشغول نہ ہو (ایسے طور کہ اپنی تحقیق سے عمل کرے) بلکہ عامی کی طرح ان پر عمل کرے۔

لیکن غیر مقلدین شاہ ولی اللہؒ کی بات کب مانتے ہیں؟ انہیں تو تحقیق کا شوق چین نہیں لینے دیتا خود بھی گمراہ ہوتے ہیں اور دوسروں کو بھی گمراہ کرتے ہیں۔

مزید لکھتے ہیں:

"لان على العامي الاقتداء بالفقهاء لعدم الاهتداء في حقه الى معرفة الاحاديث."(۲)

ترجمہ: اس لئے کہ عامی پر فقہاء کی تقلید واجب ہے، اس کے احادیث کی معرفت تک راہنمائی نہ پانے کی وجہ سے۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

"لان العامي يجب عليه تقليد العالم."(۳)

ترجمہ: اس لیے کہ غیر مجتہد پر فقیہ کی تقلید واجب ہے۔

---

(۱) ایضاً ص ۳۱ (۲) ایضاً ص ۳۳

(۳) ایضاً ص ۴۵

نیز شاہ ولی اللہؒ اپنی کتاب فیوض الحرمین میں لکھتے ہیں:

''اور پھر یہ بات بھی ہے کہ ہر شخص کو خدا تعالیٰ کی طرف سے سلوک کا طریقہ یا فقہ کا مذہب یونہی نہیں مل جایا کرتا۔ اللہ کے ہاں اندھیر نہیں، نہ اس کے ہاں کسی چیز میں گڑ بڑ ہوتی ہے۔ چنانچہ یہ نعمت اسی کو ملتی ہے جو اپنی جبلت سے مبارک اور پاک ہو اور اس کو سات آسمانوں سے ملاء اعلیٰ اور ملاء سافل سے مدد ملے۔ نیز وہ تدلی اعظم کی مخصوص رحمت سے بہرہ یاب ہو۔''(۱)

شاہ ولی اللہؒ کی اس عبارت سے صاف معلوم ہو رہا ہے کہ فقہ اسی شخص کی رائج ہوتی ہے جس کی جبلت مبارک اور پاک ہو نیز یہ حق تعالیٰ کی طرف سے انعام ہی ہوتا ہے۔ کیا ایسی فقہ بھی رائج ہوسکتی ہے جو قرآن وسنت کے مخالف ہو۔ فقہ حنفی کو حق تعالیٰ نے مقبولیت عامہ سے نوازا ہے۔ معلوم ہوا فقہ حنفی قرآن وحدیث کے عین مطابق ہے نہ کہ مخالف۔

دوسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''اور ان امور میں سے دوسرا امر جس کے لئے مجھے کہا گیا وہ یہ ہے کہ میں فقہ کے یہ جو چار مذاہب ہیں ان کا پابند رہوں اور ان کے دائرہ سے باہر نہ نکلوں اور جہاں تک ممکن ہو ان سے موافقت پیدا کروں۔ لیکن اس معاملہ میں میری اپنی طبیعت کا یہ حال تھا کہ وہ تقلید سے انکار کرتی تھی اور اسے سرے سے تقلید سے انکار تھا۔ لیکن چونکہ یہ چیز خود میری اپنی طبیعت کے خلاف اطاعت وعبادت کی طرح مجھ سے طلب کی گئی تھی اس لئے مجھے اس سے جائے مفر نہیں تھی۔ بہرحال اس میں بھی ایک نکتہ ہے جس کا میں اس وقت ذکر نہیں کرتا لیکن اللہ کے فضل سے میں اس بات کو پا گیا ہوں کہ میری طبیعت کو کیوں مذاہب فقہ کی تقلید سے انکار ہے اور اس کے باوجود مجھے کس لئے مذاہب فقہ کی پابندی کا حکم دیا گیا ہے۔''(۱)

---

(۱) فیوض الحرمین ص ۱۷۳، ۱۷۲

تیسرے مقام پر لکھتے ہیں:

''اس سلسلہ میں اب ہم ایک اور بات کہتے ہیں کہ مجھے دکھایا گیا ہے کہ حنفی مذہب میں ایک عمیق راز ہے۔ چنانچہ میں اس عمیق راز کو برابر غور سے دیکھتا رہا اور میں نے اس میں وہ بات پائی جس کا ذکر میں پہلے کر چکا ہوں۔ میں نے دیکھا کہ کسی فقہی مذہب کے حق ہونے کا جو دقیق پہلو ہے اس کے لحاظ سے آج اس زمانے میں حنفی مذہب کو باقی سب مذاہب فقہ پر ترجیح حاصل ہے۔

گو بعض دوسرے مذاہب فقہ؛ کسی مذہب کے حق ہونے کا جو جلی پہلو ہے اس کے اعتبار سے حنفی مذہب پر ترجیح رکھتے ہیں۔ میں نے اس مضمون میں اس بات کا بھی مشاہدہ کیا کہ حنفی مذہب کا یہی وہ عمیق راز ہے جس کا بسا اوقات ایک صاحب کشف کسی حد تک ادراک کرتا ہے اور اپنے اسی ادراک کی بنا پر وہ حنفی مذہب کو باقی تمام مذاہب فقہ پر ترجیح دیتا ہے اور کبھی کبھی اس صاحب کشف کو اس امر کا الہام بھی ہوتا ہے کہ مذہب حنفی کا سختی سے پابند ہو اور کبھی یہ صاحب کشف رؤیا میں کوئی ایسی چیز دیکھتا ہے جو اسے مذہب حنفی کو اختیار کرنے پر آمادہ کرتی ہے۔(۲)

شاہ ولی اللہ محدث دہلویؒ صاف طور پر فرما رہے ہیں کہ جن لوگوں کو اللہ تعالیٰ نے ظاہری نعمت کے ساتھ باطنی دولت سے بھی نوازا ہوتا ہے وہ فقہ حنفی کو ہی ترجیح دیتے ہیں تاریخ کے مطالعہ سے بھی پتہ چلتا ہے کہ جلیل القدر اولیاء کرام ہر دور میں مذہب حنفی پر ہی رہے ہیں۔ **فللہ الحمد**

---

(۱) فیوض الحرمین ص ۲۲۸، ۲۲۷

(۲) ایضاً ص ۳۳۷، ۳۳۶

☆علامہ عبدالغفار ذہبی (سابق غیر مقلد)

زبیر علی زئی کے بعد ارشاد الحق اثری علماء کی عدالت میں

قارئین کرام! غیر مقلدین کے مشہور محقق اور نام نہاد ذہبی دوراں زبیر علی زئی مماتی کے ہم نے ٹھوس حوالہ جات کے بل بوتے پر ایک سو جھوٹ ذکر کر دیے ہیں (یعنی صرف 100 مقامات کی نشاندہی کی ہے) جن کا ابھی تک ان کی طرف سے اور نہ ان کی جماعت کی طرف سے کوئی صحیح اور تحقیقی جواب نہیں آیا اور ان شاء اللہ آ بھی نہیں سکتا۔ اہل نظر وانصاف کے نزدیک زبیر علی زئی کذاب اور دجال ثابت ہو چکا ہے اور ان کے مزید جھوٹ ہم نے پھر دوسرے موقع کے لیے محفوظ کر لیے ہیں۔ اور یہ ان کے ایسے جھوٹ تھے جو خود ہی جامۂ ہستی سے نکلنے کو بے تاب تھے، ہم نے تو صرف عوام کو آگاہ کیا ہے کہ یہ لوگ جھوٹ لکھنے اور کہنے میں کس قدر ''جرأت'' سے کام لیتے ہیں۔

عشق کا ذوق نظارہ مفت میں بدنام ہے
حسن خود بے تاب ہے جلوہ دکھانے کے لئے

اب ہم غیر مقلدین کے دوسرے ''محقق'' اور نام نہاد محدث ارشاد الحق اثری کے کچھ جھوٹوں کا سلسلہ شروع کرتے ہیں۔

اثری جھوٹ نمبر ۱:

ارشاد الحق اثری اپنی کتاب ''توضیح الکلام'' میں لکھتا ہے:

''حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں کہ **انھم کانوا یقروؤن خلف** الخ یہ اثر سند کے

☆استاذ شعبہ تخصص مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

اعتبار سے حسن سے کسی صورت کم نہیں۔''(۱)

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اثر مذکور کی سند میں ایک راوی ابوالطیب محمد بن عبداللہ الشعیر ی ہے۔ہمیں جتنی کتب میسر ہیں،ان سے اسکی عدالت وثقاہت نہیں ملتی۔حتیٰ کہ غیر مقلدین کے مشہور علامہ ناصر الدین البانی نے بھی اپنی کتاب ''سلسلہ الاحادیث الضعیفۃ والموضوعۃ'' میں واضح طور پر یہ بات لکھی ہے۔اور مجہول ہونا ضعیف ہونے کی علامت ہے یہ علم حدیث کے عام طالب علم کو بھی معلوم ہے لہذا یہ روایت حسن نہیں کہلائی جا سکتی۔اور اثری صاحب کا یہ کہنا کہ حسن سے کسی صورت کم نہیں، یقیناً خالص جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر۲:

ارشادالحق اثری اپنی کتاب میں مزید لکھتا ہے:

''حافظ ابن حجرؒ نے یہی بات کی ہے کہ سلیمان تیمیؒ ائمہ جرح وتعدیل میں سے نہیں ہیں۔خود اثری صاحب کے ہاں بھی سلیمان تیمی جرح وتعدیل کے امام نہیں۔(۲)

حقیقت حال یہ ہے کہ اولاً تو امام سلیمان تیمی البصری (م۱۴۳ھ) مشہور محدث، حافظ، شیخ الاسلام تھے۔حفاظ بصرہ میں سے ہیں اور بالاجماع ثقہ ہیں۔(۳) اور فن جرح وتعدیل کی پرکھ رکھنے والے تھے آپؒ نے راویوں پر جرح وتعدیل فرمائی ہے(۴) امام ترمذیؒ،امام ذھبیؒ اور خود ابن حجرؒ نے ان کا کلام جرح وتعدیل میں نقل فرمایا ہے ثانیا:امام ابن ابی حاتم رازیؒ،امام ابوجعفر عقیلیؒ،امام ابن عدیؒ وغیرہ نے امام سلیمان تیمیؒ سے اقوال جرح و

---

(۱) ج۱ص۱۷۰

(۲) ایضاص۲۳۹،۲۴۰

(۳) سیراعلام النبلاء،تذکرۃ الحفاظ وغیرہ

(۴) ترمذی مع تحفۃ الاحوذی ج۳ص۱۲۱،میزان الاعتدال للذھبی ج۴ص۵۳۲،تہذیب لابن حجر ج۱ص۴۸۱، ج۵ص۳۲،۱۱۶ وغیرہ

تعدیل نقل کیے ہیں۔(۱)

مذکورہ ائمہؒ کے نزدیک امام سلیمان تیمیؒ ائمہ جرح وتعدیل میں سے ہیں اور بقول زبیر علی زئی متقدمین کے مقابلے میں متأخرین کی بات کیسے قابل مسموع ہوسکتی ہے؟(۲)

درج بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ امام سلیمان تیمی بالیقین ائمہ جرح وتعدیل میں سے ہیں اور اثری صاحب کا اس سے انکار کرنا واضح جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر۳:

ارشادالحق اثری اپنی کتاب میں لکھتا ہے:''امام مالک اور سلیمان تیمی اہل حجاز میں سے ہیں''۔(۳)

حقیقت حال یہ ہے کہ ائمہ محدیثین نے اپنی کتب میں سلیمان تیمی کے ساتھ ''البصری'' کی تصریح کی ہے(۴)

درج بالا دلائل سے ثابت ہوا کہ اثری صاحب کا امام سلیمان تیمی کو اہل حجاز میں سے کہنا خالص جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر۴:

ارشادالحق اثری ابن اسحاق کا دفاع کرتے ہوئے لکھتا ہے: کہ امام مالک نے انہیں کذاب کہا ہے جو ائمہ جرح وتعدیل میں سے ہیں لیکن امام جرح وتعدیل یحییٰ بن معینؒ

---

(۱) الجرح والتعدیل ج۲ص۳۶۰،الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۱ص۸،۷،الکامل لابن عدی ج۶ص۲۱۱۶ وغیرہ

(۲) نورالعینین ص۱۳۷

(۳) ایضاً ج۱ص۲۳۹،۲۴۰

(۴) تاریخ الثقات للعجلی ص۲۰۲،تذکرۃ الحفاظ للذہبی ج۱ص۱۱۳،العبر للذہبی جلد۱ص۱۰۳،الکاشف للذہبی ج۱ص۳۴۸ ج،تہذیب لابن حجر ج۲ص۴۱۰،تقریب لابن حجر ج۱ص۲۲۶ وغیرہ

فرماتے ہیں کہ ''عسی اراد فی الکلا م فامافی الحدیث فھو ثقة .'' غالباًانہوں نے کلام میں غلطی کی بناء پر کذاب کہا ہے مگر حدیث میں تو وہ ثقہ ہے(۱)

حقیقت حال یہ ہے کہ امام الجرح والتعدیل ،سید الحفاظ یحییٰ بن معین الحنفی المقلد (م۲۳۳ھ) جو ثقہ بالاجماع اور دس لاکھ حدیثوں کے حافظ ہیں۔(۲) انکی تاویل وتصریح ابن اسحاق کے متعلق نہیں ، بلکہ امام ہشام بن عروہؒ کے متعلق ہے ۔جس کو خطیب بغدادی نے سنداً نقل کیا ہے۔

''محمد بن فلیح قال قال لی مالک بن انس ،ھشام بن عروة کذاب قال فسألت یحیی بن معین قال عسی اراد فی الکلا م فامافی الحدیث فھو ثقة وھو من الرواة عنه.''(۳)

درج بالاعبارت سے ثابت ہوا کہ یہ بھی اثری صاحب کا سیاہ ترین جھوٹ ہے

اثری جھوٹ نمبر۵:

حدیث عبادہؓ کے متعلق ارشادالحق اثری نے امام اہل سنت شیخ سرفراز خاں صفدر نوراللہ مرقدہٗ پر خصوصاً اور دیگر احناف پر عموماً چوٹ کرتے ہوئے لکھا ہے:

'' اس حدیث میں اضطراب کا راز کھلا تو صرف حضرات علماء احناف پر،آخر کیوں؟ آپ ہی اپنی کج بینی پر غور کریں۔(۴)

حقیقت حال یہ ہے کہ اثری صاحب! اس حدیث میں اضطراب کا ذکر صرف علماء احناف نے ہی نہیں کیا بلکہ مالکیہ وغیرہ نے بھی اس اضطراب کا ذکر کیا ہے:

''قال الا مام الحا فظ المحدث الثقة ابن عبد البر الما لکی و مثلُ ھذا الاضطرا ب لا یثبت فیه عند اھل العلم بالحدیث شیء ولیس فی ھذاالباب ما لامطعن فیه من جھة

(۱) ایضاً ج۱ص۲۴۰ (۲) تذکرۃ الحفاظ، سیر اعلام النبلاء

(۳) تاریخ بغداد للخطیب ج۱ص۲۷ ارقم ۵۱ (۴) ایضاً ج۱ص۳۵۵

الاسناد.'' (۱)

درج بالاعبارت سے ثابت ہوا کہ اثری صاحب کا الزام صرف علماء احناف پر لگانا بغض وعناد اور تعصب مذہبی کا نتیجہ ہے اور یہ محض علماء احناف کی طرف اس کی نسبت کرنا سفید جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر۶:

ارشادالحق اثری لکھتا ہے:''علامہ ذہبی کا یہ خیال کہ خلف الامام کی حدیث کے علاوہ اور کوئی حدیث اس (نافع بن محمود) نے روایت نہیں کی ،صحیح نہیں ۔جبکہ مستدرک للحاکم ج۲ص۵۵ میں مکحول ثنا نا فع بن محمو د بن الربیع عن ابیه الخ پھر حاشیہ میں لکھا کہ علامہ ذہبی انسان تھے انہوں نے جو فرمایا اپنی معلومات کی حد تک فرمایا(۲)

جبکہ حقیقت یہ ہے کہ اثری صاحب نے جو دوسری حدیث پیش کی ہے۔اس کی سند میں ایک راوی عبداللہ بن عمرو بن حسان ہے ائمہ نے ان کو حدیث گھڑنے والا ،جھوٹا اور احادیث میں الٹ پلٹ کرنے والاقرار دیا ہے۔

''کا ن یضع الحدیث وکان لا یصد ق ویکذب لیس بشیء ضعیف الحدیث ومتھم بالکذب وھوالی الضعف اقرب احادیثه مقلوبة.'' (۳)

علاوہ ازیں امام ذھبیؒ نے اس روایت کو موضوع اور ابن حسان کو کذاب قرار دیا ہے۔(۴)

(۱) التمھید لابن عبدالبر ج۴ص۴۴۸ (۲) ایضاً ص۲۵۹ طبع اول

(۳) الضعفاء الکبیر للعقیلی ج۲ص۲۸، الکامل لابن عدی ج۴ص۱۵۶۹، الضعفاء والمتروکین لدارقطنی ص۱۶۴، الجرح والتعدیل للرازی ج۵ص۱۴۵، الضعفاء والمتروکین لابن جوزی ج۲ص۱۳۴، میزان الاعتدال للذہبی ج۲ص۳۵۹، المغنی فی الضعفاء للذہبی ج۱ص۵۵۶، لسان المیزان لابن حجر ج۳ص۳۲۰ وغیرہ

(۴) تلخیص المستدرک ج۲ص۵۵

اور بقول زبیرعلی زئی ''جھوٹی روایت سے صرف وہی استدلال کرتا ہے جو خود جھوٹا ہوتا ہے۔''(۱)

درج بالا عبارت سے اور زبیرعلی زئی کے قول سے ثابت ہوا کہ یہ اثری صاحب کا واضح ترین جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر۷:

ارشادالحق اثری لکھتا ہے:

سلیمان بن عبدالرحمٰن کے متعلق امام احمدؒ فرماتے ہیں ''وہ حجت ہے۔''(۲)

حقیقت حال یہ ہے کہ اولاً تو امام احمد بن حنبلؒ سے مذکورہ الفاظ تہذیب لابن حجر، مقدمہ فتح الباری لابن حجر میں موجود نہیں ہیں۔**ھاتوا برھانکم ان کنتم صادقین**

ثانیاً ''الحجۃ'' کے الفاظ امام ابوداوُدؒ نے امام احمد بن حنبلؒ کے متعلق فرمائے ہیں (۳)

مگر اثری صاحب نے اپنی جہالت اور بدحواسی کی وجہ سے سلیمان بن عبدالرحمٰن پر فٹ کر دیے ہیں۔اور یہ اثری صاحب کا خالص جھوٹ اور نری جہالت ہے۔

اثری جھوٹ نمبر۸:

ارشادالحق اثری لکھتا ہے: ''حضرت عبداللہ بن عمرو کا بیان ہے(۴)

جبکہ اصل حقیقت یہ ہے کہ مذکورہ راوی مصنف عبدالرزاق میں نہیں ہے۔

یہ اثری صاحب کا واضح ترین جھوٹ ہے۔

---

(۱)نورالعینین ص ۱۳۷ (۲)ایضاً ج۱ص ۴۵۷

(۳)ھدی الساری ص۵۷۳

(۴)مصنف عبدالرزاق ج۲ص۳۳، کتاب القراءۃ ص۵۴، ۱۵۵اس روایت میں محمد بن عبداللہ بن عبید بن عمیر ہے۔ایضاج۲ص ۱۳۱

اثری جھوٹ نمبر۹:

ارشادالحق اثری نے ''فانتھی الناس'' کے جملہ کے متعلق لکھا ہے:

ائمہ ناقدین اس بات پر متفق ہیں کہ یہ جملہ امام زہری کا مدرج ہے۔مزید لکھتا ہے کہ محدثین سابقین بالاتفاق اسے زہری کا قول کہتے ہیں اور عموماً علمائے احناف محض مسلکی حمیت میں اسے حضرت ابوھریرہؓ کا قول قرار دیتے ہیں۔(۱)

جبکہ حقیقت اس کے برعکس ہے امام مالک المدنی، امام محمد بن الحسن الشیبانی، امام ابن مھدی، امام شافعی، امام حمیدی، امام احمد بن حنبل، امام ابن ماجہ، امام ترمذی، امام نسائی، امام ابوجعفر الطحاوی وغیرہ نے'' فانتھی الناس'' کا جملہ سیدنا ابوھریرہؓ سے نقل فرمایا ہے۔(۲)

تو کیا یہ ائمہ ناقدین محدثین سابقین نہیں ہیں؟؟؟

درج بالا عبارت کی روشنی سے واضح ہوا کہ اثری صاحب کا اس کے ساتھ ''بالاتفاق'' کی قید لگانا سو فیصد جھوٹ ہے۔

اثری جھوٹ نمبر۱۰:

ارشادالحق اثری لکھتا ہے: ''حضرت عبداللہ بن عمرؓ و زید بن ثابتؓ اور جابر بن عبداللہ فرماتے ہیں'' **لا تقرؤا خلف الامام فی شیء من الصلوۃ** ''الخ یہ سنداً صحیح نہیں جبکہ اس کی سند میں بکر بن عمرو المعافری کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا۔''(۳)

---

(۱)ایضاً ج۲ص ۳۶۸، ۳۷۳

(۲)موطا امام مالک ص ۶۹، موطا محمد ص ۹۵، مسند احمد ج۲ص ۳۰۱، ۳۰۲، مسند الحمیدی ج۲ص ۴۲۳، ابن ماجہ ص ۶۱، ترمذی ج۱ص ۷۱، نسائی ج۱ص ۱۴۶، سنن الطحاوی ج۱ص ۱۵۸ تلخیص الحبیر لابن حجر ج۱ص وغیرہ

(۳)ایضاً ج۲ص ۱۵۷، ۱۱۷

جبکہ حقیقت کچھ اور ہے کہ امام بکر بن عمرو المعافری کی تعدیل وتوثیق محدثین کی ایک جماعت نے فرمائی ہے۔ مثلاً: امام بخاریؒ، امام مسلمؒ، امام ابوداؤدؒ، امام ابوحاتمؒ، امام ترمذی، امام نسائیؒ، امام ابن ابی حاتمؒ، امام ابن یونسؒ، امام ابن حبانؒ، امام دارقطنیؒ، امام ابوالولید الباجیؒ، امام مزیؒ، امام ذھبیؒ، امام مغلطائیؒ، امام ابن حجرؒ وغیرہ نے ان کے بارے میں فرمایا:

"کان ثقۃ ثبتا فاضلا، احد الاعلام، کبیر القدر، قدوۃ، صدوق، عابد و محلہ الصدق واحتج بہ الشیخان" (۱)

درج بالا دلائل سے یہ ثابت ہوا کہ اثری صاحب کا بکر بن عمرو المعافری کے بارے میں یہ کہنا کہ ان کو ابن حبان کے علاوہ کسی نے ثقہ نہیں کہا، واضح ترین جھوٹ ہے۔

(جاری ہے)

(۱) بخاری ج ۲ ص ۶۷۰، مسلم ج ۲ ص ۱۲۱، الجرح والتعدیل ج ۲ ص ۳۱۱ ترمذی مع تحفۃ ج ۳ ص ۲۶۸ بوجہ تصحیح، نسائی بوجہ احتجاج وتصحیح، ابوداؤد بوجہ احتجاج، تاریخ ابن یونس ج ۱ ص ۷۳، کتاب الثقات لابن حبان، تہذیب لابن حجر ج ۱ ص ۳۰۵ والتعدیل والتجریح للباجی ج ۱ ص ۴۲۷، ۴۲۸، تہذیب الکمال لمزی ج ۳ ص ۱۴۳، سیر اعلام النبلاء، للذھبی ج ۵ ص ۴۲۶، الکاشف للذھبی ج ۱ ص ۱۱۴، میزان الاعتدال للذھبی ج ۱ ص ۳۵۶، اکمال لمغلطائی ج ۲ الورقۃ ۲۵، تقریب لابن حجر ج ۱ ص ۷۴ وغیرہ

☆مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی

دمکتے چہرے والا

شہید ناموس رسالت ﷺ، وکیل صحابہؓ، فخر دیوبندیت حضرت مولانا عطاء الرحمٰن شہبازؒ کی آخری تقریر (جو علیحدہ رسالہ کی شکل میں شائع ہو چکی ہے) پر بطور مقدمہ کے یہ سطور استاذ العلماء مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی مدظلہم کے قلم سے ہیں۔ استفادۂ عام اور قارئین کا ایمان تازہ کرنے کے لیے حاضر خدمت ہیں۔

حق تعالیٰ اپنی کلام مقدس میں فرماتے ہیں وربک یخلق مایشاء و یختار تیرا رب پیدا بھی کرتا ہے اور پھر ان سے افراد کو چنتا ہے۔ ان چنیدہ نفوس قدسیہ سے کبھی ملت اسلامیہ کی زمینی سرحدوں کی حفاظت کا کام لیا جاتا ہے اور کبھی نظریاتی سرحدوں کی حفاظت کا۔ عصر حاضر کے انہی نفوس قدسیہ میں سے مولانا عطاء الرحمٰن شہبازؒ کی ذات گرامی بھی تھی خدا تعالیٰ نے آپ میں حمیت وغیرت کوٹ کوٹ کر بھر دی تھی۔ جذبۂ صدیقی اینقص دین وانا حی (کیا دین کم کیا جائے اور میں زندہ رہوں) کا مصداق تھے، فاروقی خون رگوں میں گردش کرتا تھا۔ اگر امام ربانی مجدد الف ثانیؒ جیسا مرد قلندر پکار اٹھے رگ فاروقی حرکت می داد تو اگر فاروقی رگ پھڑک اٹھی تو مولانا کا کیا قصور ہے؟ آپ کی رگوں میں ایک نیک بخت خاتون اور ایک مرد مجاہد کا خون دوڑتا تھا جو چین نہ لینے دیتا تھا۔ 1951ء میں جب اس اخلاص کے پیکر نے محمد علی جانباز کے گھر آنکھ کھولی تو کسے معلوم تھا یہ سعادتوں کا جامع انسان بنے گا۔ جامعہ رشیدیہ سے رُشد وہدایت، دارالعلوم کبیر والا سے علم وکمال اور جامعہ خیر المدارس سے خیر کثیر حاصل کر کے اپنے آباء واجداد کے مشن کی تکمیل میں مصروف ہو گئے۔ زبان کے ساتھ قلم بھی چلا کئی ایک رسائل نے اشاعت کا لباس پہن کر داد تحسین

☆استاذ شعبہ تحقیق مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

حاصل کی۔ آخر میں سنت نبوی ﷺ تعدادِ ازدواج پر عمل کیا، دو بیوگان، تین بیٹے اور دو بیٹیاں چھوڑ کر اس شعر کا مصداق بن گئے۔

زمانہ بڑے شوق سے سن رہا تھا
ہمیں سوگئے داستاں کہتے کہتے

مولانا کی بیعت کا تعلق چونکہ سلطان الاولیاء وکیل صحابہ حضرت اقدس مولانا اللہ یار خان صاحب نور اللہ مرقدہ سے تھا اور مولانا اللہ یار خان صاحبؒ صف اول کے ان علماء میں سے ہیں جنہوں نے فتنہ مماتیت کو گہرائی تک سمجھا اور اس کے رد میں تصانیف لکھیں۔ ان کی تصانیف بلاشبہ اپنے فن کی شاہکار تصانیف ہیں۔ ایک بار کسی نے آپ سے کہا کہ غلام اللہ خان کے بارے میں دعا فرمادیں۔ فرمایا میں اس کیلئے دعا کروں؟ ناراض ہوگئے، مولانا اللہ یار خان صاحبؒ کو حق تعالیٰ نے بہت زیادہ قوت روحانیہ عطا فرمائی تھی۔ آپ نے حق کی طرف سے دی گئی اس نعمت کو کام میں لاتے ہوئے بہت سے مریدین کو دفعۃً سلوک کی بہت سی منازل طے کروادی تھیں۔ لگتا ایسے ہے کہ مولانا عطاء الرحمٰن فاروقیؒ کو عمر کے اس آخری حصہ میں نسبت شیخ نے کھینچا۔ نامعلوم کیا عالم مشاہدہ میں دکھایا گیا کہ آپ دفعتاً فتنہ مماتیت کے خلاف ایک طوفان بن گئے اور بہت سی ایسی یادگار لاجواب تقاریر امت کی رہنمائی کے لیے چھوڑ گئے جو صدیوں مینارہ نور کا کام دیتی رہیں گی۔ اس آخری تقریر کا تو ایک ایک لفظ الہامی معلوم ہوتا ہے۔ آخری الفاظ سے تو صاف معلوم ہوتا ہے کہ مولانا کو سفر آخرت کی بشارت مل چکی تھی کہ فرمایا میرے لیے یہ مشائخ مولانا الیاس گھمن اور آپ سارے یعنی عوام الناس دعا کرتے رہیں گے۔ کیا یہ ایک الوداع ہونے والے کے کلمات نہیں محسوس ہوتے؟ پھر مولانا کا یہ فرمانا کہ بہت سی باتیں بازار میں کہنے کی نہیں ہوتیں، کن مکاشفات ومشاہدات کو چھپانے کی کوشش ہے؟ حق تعالیٰ نے اس بیان میں ان کو اپنی صفائی

کی بھی توفیق عطاء فرمادی جو انہوں نے کہ قرآن ہاتھ میں لے کر دی۔ نیز جن مشائخ (امام اھل السنۃ محدث اعظم مولانا محمد سرفراز خان صاحب صفدرؒ اور سید المفسرین فخر المحدثین حضرت مولانا صوفی عبدالحمید سواتیؒ) کی وکالت کرنے کیلئے آئے تھے، خدا نے انہی کے جامعہ نصرۃ العلوم میں تاریخی جنازہ نصیب فرمایا۔ خود خطاب میں فرمایا کہ ''تم دعا کروگے'' اور چند گھنٹوں بعد ہی وہی مشائخ وعوام جنازہ میں کھڑے مولانا کیلئے دعا فرمارہے تھے۔ شیخ العرب والعجم، فاتح رافضیت، شیخ المناظرین مناظر اعظم علامہ عبدالستار تونسوی زیدمجدہٗ جیسے عمر رسیدہ امام ویسے کہاں جنازہ پر پہنچ سکتے تھے۔ لیکن یہاں مولانا کے جنازہ پڑھا کر آپ کی سعادتوں کو چار چاند لگادیئے ع

ایں سعادت بزور بازو نیست

نبی اقدس ﷺ نے فرمایا:

''طوبی لمن مات و لسانه رطب من ذکر الله.''

ترجمہ: خوش قسمت ہے وہ انسان جو اس حالت میں وفات پائے کہ اس کی زبان اللہ کے ذکر سے تر ہو۔

اہل علم بخوبی جانتے ہیں کہ '' طوبی'' کا لفظ کس عظیم الشان خوشخبری کو بتانے کے لئے آتا ہے۔ فرشتوں نے اس عالم کے پیدا ہونے سے ہزار سال قبل جب حق جل شانہ سے سورہ طٰہٰ اور یٰسین کی تلاوت سنی تو فرمایا:

''طوبی لامة تنزل علیهم هذا طوبی لاجواف تحمل هذا طوبی لالسنة تنطق بهذا.''

ترجمہ: خوش بختی اور خوش قسمتی ہے اس امت کیلئے جن پر یہ قرآن نازل ہوگا، خوش بختی ہے ان سینوں کے لیے جو اس قرآن کو محفوظ کریں گے اور ان زبانوں کے لیے جو اس کی تلاوت کریں گی۔

دوسرے مقام پر ارشاد فرمایا:

''طوبیٰ لمن رأنی ولمن رأی من رأنی''

ترجمہ: تابعین اور تبع تابعین کو خوشخبری ہے۔

مولاناؒ کتنے خوش قسمت ہیں کہ وفات سے قبل تقریباً آدھ گھنٹہ سے زائد خدا تعالیٰ کے کلام کی تلاوت، درود پاک پڑھنے کی سعادت اور نبی اقدس ﷺ کی حیات پر عشق و محبت میں ڈوبی ہوئی تقریر کرنے اور محبت رسالت میں آنسو بہانے کے بعد عالم آخرت کے سفر پر روانہ ہوئے بلکہ ان کی خدمت میں پہنچ گئے جن کی حیات کو بیان کرنے میں اپنے اور بیگانوں کی پرواہ نہ کی اور یہی کہتے رہے۔

اپنے بھی خفا مجھ سے اور بیگانے بھی ناخوش
میں زہر ہلاہل کو کبھی کہہ نہ سکا قند

مولاناؒ کی وفات ایک سعادت مند کی وفات ہے ان کا سفر آخرت بے مثل سفر آخرت ہے۔ مولانا کی وفات کو بدنام کرنے والو! میں تو دعا کرتا ہوں کہ یا اللہ مجھے ایسی موت عطا فرما جیسی مولانا کو نصیب ہوئی اسی طرح نبی ﷺ کی حیات کو عشق میں ڈوبی ہوئی حالت میں بیان کروں پھر سفر آخرت پر روانہ ہوجاؤں۔ اور مولاناؒ کے خلاف دروغ گوئی غلط پروپیگنڈہ کرنے والوں کو اے اللہ ان کے اس لیڈر کی موت عطا کر کہ جس کی شکل بھی نہ دکھائی گئی آخر کیا راز تھا؟ یا ان کو ان کے اس لیڈر کی موت عطا کر جس نے ہسپتال میں کئی دن تڑپ تڑپ کر جان دی جس کی آواز سے ڈاکٹر بھی گھبراتے تھے۔ ادھر ہمارے اکابر کا یہ حال ہے کہ لوگ زیارت کیلئے دور دور سے کھنچے چلے آتے ہیں ہمارے تمام اکابرین کی گھنٹوں زیارت ہوتی ہے، مولاناؒ کی بھی ہزاروں نے زیارت کی۔ ویڈیو میں روشن دمکتا چمکتا چہرہ آج بھی دیکھا جاسکتا ہے۔ ایک عرصہ سے بندہ نے ویڈیو کو دیکھنا چھوڑا ہوا تھا نہ بنواتا ہوں نہ دیکھتا ہوں **فللہ الحمد علی ذلک** بنوانے والوں کی مجبوری سمجھ کر ان کو معذور سمجھتا ہوں اور اپنی ذات کو بچاتا ہوں مگر مولاناؒ کے خلاف کذابین کے پروپیگنڈے

نے مجبور کردیا۔ ویڈیو دیکھی اور یہ کہنے پر مجبور ہوں کہ یہ تقریر الہامی تھی، ترتیب تقریر مجددانہ تھی، شخصیت بولنے والی مجذوبانہ تھی اور عشق رسالت میں مستانہ تھی۔ اس تقریر کو عام کیا جائے یہ مماتیت کیلئے موت ہے موت۔ مدتوں سال مولاناؒ کی زندگی کے یہ آخری الفاظ مماتیت کے تابوت میں آخری کیل ٹھونکتے رہیں گے، اس کے سینے پر مونگ دلتے رہیں گے اور ذریت مماتیت سے توہین رسالت کا بدلہ لیتے رہیں گے۔ اہل ایمان کے ایمان کو، عاشقان رسالت کے عشق کو، محبان رسول ﷺ کی محبت کو، دیوانان حق کی دیوانگی کو، اہل عقل کی عقل، اہل خرد کی خرد، اہل جنون کے جنوں، اہل فہم کی فہم، اہل تقویٰ کے تقویٰ، اہل تدبر کے تدبر اور اہل دانش کی دانش کو جلا بخشتے رہیں گے۔

رسالہ میں آپ کی اس تقریر کو من وعن نقل کردیا گیا ہے۔ نعروں یا عوام کی طرف سے دیے گئے جوابات یا مولانا کے اشارات کی تفصیل بریکٹوں میں دی گئی ہے اور بعض جگہوں پر حواشی بھی دیے گئے ہیں۔ دعا ہے کہ حق تعالیٰ اتحاد اهل السنة والجماعة پاکستان خصوصا متکلم اسلام فاتح مماتیت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہم العالی کی اس سعی کو مشکور و مقبول فرمائے کہ انہوں نے بروقت مولانا کے اس شاہکار خطاب کو عوام الناس کی خدمت تک پہنچانے کا فیصلہ فرمایا۔

آمین بجاه النبی الامی الذی حی فی قبره علیه الف الف تحیة وسلام بعدد کل معلومات الله جل جلاله.

نوٹ: مولانا عطاء الرحمٰن شہباز کا تفصیلی بیان مستقل رسالہ میں ملاحظہ فرمائیں۔ مولانا کی ایمان افروز تقریر کی سی ڈیز مکتبہ اهل السنة والجماعة سے حاصل کی جاسکتی ہیں۔ (ادارہ)

☆فضیلۃ الشیخ علامہ عبدالغفار ذہبی

الفضل الربانی فی توثیق محمد بن الحسن الشیبانی رحمہ اللہ

(۶)امام مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ م ۱۷۹ھ یہ بخاری ومسلم وسنن اربعہ کے ثقہ بالاجماع راوی ہیں اورامام محمد بن الحسن کے استاد ہیں۔(۱)

قال یوما وعنده اصحاب الحدیث مایأتینا من ناحیة المشرق احد فیه معنی وکان فی الجماعة محمد بن الحسن فوقعت عینه علیه فقال الا هذا الفتی. (۲)

(۲)ایک دن امام مالکؒ نے فرمایا اوران کے پاس صحاب الحدیث بیٹھے تھے کہ کوئی بھی مشرق کی طرف سے ہمارے پاس فہم معنی جاننے والانہیں آیا۔اوراس جماعت میں محمد بن الحسن رحمہ اللہ بھی تھے،امام مالکؒ کی آنکھ ان پر جا ٹکی اوران کے متعلق فرمایا مگر یہ نوجوان۔

فائدہ:سیدنا مالک بن انس المدنی رحمہ اللہ نے اپنے شاگرد رشید سیدنا محمد بن الحسنؒ کی مدح وثنا فرمائی ہے جواصولاً تعدیل وتوثیق ہے اورامام محمد بن الحسن ثقہ ہیں۔وللہ الحمد

(۷)امام حسن بن ابی مالک الحنفیؒ م ۲۰۴ھ یہ مشہور امام فقیہ ومحدث اورصاحب ابی یوسف القاضیؒ وثقہ فی مرویاتہ غزیر العلم واسع الروایۃ ہیں۔(۳)

(۳)قال هذا محمد قد صار له ایدی الناس ما صار من هذه الکتب التی فیها مسائله وفی روایة اذا قرؤا علی الحسن بن ابی مالک مسائل محمد بن الحسنؒ هذا قال لم

☆استاذ شعبۂ تخصص مرکز اهل السنۃ والجماعۃ

(۱)دیکھیے کتب رجال (۲)فضائل ابی حنفیہ واخبارہ لابن ابی العوام الحافظ ص ۱۲۵وسندہ جید

(۳)دیکھیے اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۱۵۵ والجواہر المضیۃ للقرشی ص ۱۳۴ والفوائد لعبدالحی ص ۶۰

یکن ابویوسف یدقق هذا التدقیق الشدید. (۱)

امام حسن بن ابی مالکؒ نے فرمایا کہ یہ وہ امام محمد بن الحسن ہیں کہ جن کی کتب لوگوں کے ہاتھوں میں پائی جاتیں ہیں جن میں ان کے مسائل ہیں اورایک روایت میں ہے کہ جب امام محمد بن حسنؒ کے مسائل امام حسن بن ابی مالکؒ پر پڑھے جاتے تو آپؒ فرماتے کہ امام محمد بن الحسن جس گہرائی کو پہنچا ہے وہاں امام یوسف نہیں پہنچے۔

فائدہ:امام حسن بن ابی مالکؒ نے سیدنا محمد بن الحسنؒ کی مدح وثناء فرمائی جواصولاً تعدیل وتوثیق ہے اورمحمد بن الحسن الشیبانی ثقہ ہیں۔وللہ الحمد

(۸)امام حفص بن سلم ابومقاتل السمرقندی الحنفی المظلوم م ۲۰۸ھ

امام اهل السمرقند فی عصر ابی حنیفة صحب ابا حنیفة ولزمه واکثر عنه الروایة وفی مقام آخر ابی مقاتل وغیرهم الذین نقلوا علم ابی حنیفة الی سمرقند ونشروا بماوراء النهر وهم مع فقههم ائمة الحدیث. (۲)

قال کان اشب القوم عند الامام وکان اذکاهم فجالسته فما رأیت افقه منه وفی روایة دخل علی الامام ... فغاب سبعة ایام ثم جاء وقال حفظته. (۳)

امام ابومقاتل سمرقندی نے فرمایا کہ امام محمد امام (ابوحنیفہ رحمہ اللہ) کے پاس اپنی قوم (اصحاب)میں سے نوجوان اور ذکی تھے پس میں بھی ان کی مجلس میں بیٹھا تو میں نے ان زیادہ فقیہ نہیں دیکھا۔اورایک روایت میں ہے جب امام محمد علم حاصل کرنے کے لئے امام ابوحنیفہؒ کے پاس آئے تو امام صاحب نے حفظ قرآن کے بارے میں پوچھا۔امام محمد سات دن غائب رہے پھر آ کے فرمایا کہ میں نے قرآن حفظ کرلیا ہے۔

(۱)فضائل ابی حنیفۃ واخبارہ لابن ابی العوام الحافظ ص ۲۲ وسندہ جید

(۲)دیکھیے مناقب موفق المکی ج ۱ ص ۶۷ و ۲۴۶ وج ۲ ص ۵۸ و ۱۹۰ وغیرہ

(۳)ذکرہ السمعانی عن ابی مقاتل بحوالہ مناقب کردری ج ۲ ص ۱۵۵

(فائدہ) امام ابو مقاتل السمر قندیؒ نے سیدنا محمد بن الحسن کی اسم تفصیل کے ساتھ مدح وثناء کی ہے جو اصولاً تعدیل وتوثیق ہے اور امام محمد ثقہ ہیں۔ وللہ الحمد

(۹) امام ابو عبید قاسم بن سلام البغدادیؒ م ۲۲۴ھ یہ بخاری معلقاً وابوداؤد وترمذی وغیرھا کے الامام المشہو رثقۃ فاضل مصنف راوی ہیں (۱)

ما رأيت احدا اعلم بكتا ب الله من محمد بن الحسن وفى رواية قدمت على محمد بن الحسن فرأيت الشافعي عنده فسأله عن شئ فاجابه فاستحسن الجواب واخذ شيئا وكتب فيه. (۲)

امام ابو عبیدؒ نے فرمایا کہ میں نے امام محمد بن الحسنؒ سے کتاب کا بڑا عالم نہیں دیکھا اور ایک روایت میں ہے کہ میں امام محمد بن الحسن کے پاس آیا تو میں نے دیکھا کہ امام شافعی آپ کے پاس موجود تھے پس امام شافعی نے کسی چیز کے متعلق پوچھا تو امام محمدؒ نے اس کا جواب دیا۔ امام شافعی نے اس جواب کی تعریف کی اور کوئی چیز لے کر اس پر اس کو لکھ لیا۔

امام ابو عبیدؒ نے اپنی کتب میں سیدنا محمد بن الحسنؒ سے احتجاج کیا ہے۔ مثلاً

قال ابو عبيد سمعت محمد بن الحسن... الخ (۳)

وقال وسمعت محمد بن الحسن بحدث بذلک عنه. (۴)

وقال اخبرنى محمد عن ابى حنيفه... الخ (۵)

فائدہ: امام ابو عبیدؒ نے سیدنا محمد بن الحسن الشیبانیؒ کی مدح وثناء اسم تفصیل سے فرمائی اور ان سے احتجاج کیا ہے لہذا اصولاً یہ تعدیل وتوثیق ہے اور امام محمد ثقہ ہیں۔ وللہ الحمد

(۱۰) امام محمد بن سعد البغدادی م ۲۳۰ھ یہ الامام الحبر الحافظ صدوق اور الحافظ العلامۃ

---

(۱) دیکھیے تقریب لابن حجر ج ۳ ص ۴۸۰

(۲) اخبار ابی حنیفہ للصیمری ص ۱۲۴ ومناقب کردری ج ۲ ص ۱۵۳ و ۱۵۶

(۳) کتاب الاصول لابی عبید ص ۳۴ (۴) ایضاً ص ۵۶ (۵) ایضاً ص ۹۸

الحجۃ ہیں (۱) نے فرمایا:

قال محمد بن الحسن ويكنى ابا عبد الله... ونشأ بالكوفة وطلب الحديث وسمع سماعا كثيرا من مسعر ومالک بن مغول وعمر بن ذر وسفيان الثورى وغيرهم وجالس ابا حنيفة وسمع منه وقدم بغداد فنزلها واختلف اليه الناس وسمعوا منه الحديث والرأى. (۲)

امام ابن سعد نے فرمایا کہ محمد بن الحسن جن کی کنیت ابو عبداللہ ہے ... نے کوفہ میں پرورش پائی اور طلب حدیث کی اور حدیث کا سماع امام مسعر امام مالک بن مغول امام عمر بن ذر امام سفیان ثوری وغیرہم سے بہت زیادہ کیا ہے۔ امام ابو حنیفہ کے حلقہ درس میں بیٹھے اور آپ سے سماع کیا اور بغداد میں بھی قیام فرمایا اور لوگوں نے آپ سے حدیث اور فقہ کا سماع کیا ہے۔

فائدہ: امام محمد بن سعد البغدادی نے سیدنا محمد بن الحسن الشیبانی کی محدثانہ وفقیہانہ جلالت شان بیان فرمائی ہے پھر ان سے احادیث وفقہ کے سماع کا ذکر کیا ہے۔ یہ انتہائی مدح وثنا ہے جو اصولا تعدیل وتوثیق ہے اور امام محمد ثقہ ہیں۔

تنبیہ: بتصریح علیزئی غیر مقلد راوی کی عدالت اس نیک شہرت اور اچھی تعریف سے ثابت ہو جاتی ہے جیسے ائمہ حدیث یا دو امام یا ایک امام قول راجح میں جس کی تعدیل (توثیق) کرے اسکی عدالت ثابت ہو جاتی ہے اور ایک قول یہ ہے کہ اس (امام) کے راوی سے (مجرد) روایت کرنے کے ساتھ (بھی) تعدیل ثابت ہو جاتی ہے۔ (۳)

لہذا امام سیدنا محمد بن الحسن الشیبانی کی نیک شہرت اور اچھی تعریف وغیرہ سے عدالت وثقاہت ثابت ہے۔ وللہ الحمد

---

(۱) دیکھیے العبر للذہبی ج ۱ ص ۲۰۲ وسیر اعلام النبلاء للذہبی ج ۲ ص ۶۹۳ وتذکرہ الحفاظ للذہبی ج ۳ ص ۱۱

(۲) الطبقات الکبری لابن سعد القسم الثانی ج ۷ ص ۸۷ ط دار الفکر العربی وفی نسخہ ج ۷ ص ۲۴۲ رقم ۳۵۰۵ ط بیروت

(۳) دیکھیے الحدیث ۵۵ ص ۳۷

☆مولانا مقصود احمد

مسائل قربانی کا ایک تحقیقی جائزہ

کیسے شکر یہ ادا کریں منعم خلقت کا جس نے امت دی تو سب سے اعلیٰ، نبی دیا تو سب سے اعلیٰ اور دین دیا تو تمام دینوں سے اعلیٰ یعنی دین اسلام۔ پھر اس دین کی پہچان اور بطور علامت کے احکام میں سے چند ایک کو شعائر کی حیثیت بخشی جس سے اس کی ضیاء پاشی میں اور بھی اضافہ ہوا۔ اس نے اپنی مہتابی کے زور پر ہر اپنے بیگانے سے تعظیم کا حلف لیا اور اپنی عمل پیرائی سے جانور کے سیاہ بالوں کو نیکیوں سے روشن کیا اور خون بہانے جیسے کام کو اس دن اللہ تعالیٰ کا محبوب و پسندیدہ عمل بتایا اور عمل کے پرکھنے کے لئے معیار اپنے محبوب نبی علیہ السلام کے اسوہ حسنہ کو بنایا اور خواہشات نفسانی واتباع شیطانی سے کئے جانے والے عمل کو ضائع اور سیئہ قرار دیا۔ آیئے اب اپنے موضوع یعنی قربانی کے مسائل کی طرف آتے ہیں۔

(۱) ثبوت قربانی:

قال اللہ تعالیٰ **فصل لربک وانحر** پس آپ علیہ السلام اللہ کے لئے نماز پڑھیے اور قربانی کیجیے۔ **وانحر** سے مراد ہے **الذبح یوم الاضحی** یعنی قربانی کے دن جانور ذبح کرنا۔ (۱) قال اللہ تعالیٰ **ولکل امة جعلنا منسکا لیذکروا اسم اللہ علی ما رزقھم من بھیمة الانعام** (۳) ہر امت کے لئے ہم نے قربانی مقرر کی کہ وہ لیں اللہ کا نام ان جانوروں پر جو اللہ نے ان کو دیئے۔ تو اس آیت میں **منسکا** سے بہت سے

☆استاذ شعبۂ تخصص مرکز اھل السنۃ والجماعۃ

(۱) دیکھیے طبری ص 368 ج 14 بیروت، الدر منشور السیوطی ص 404 ج 6 بیروت

(۳) سورۃ الحج آیت ۳۴

مفسرین نے **اھراق الدماء** یعنی قربانی کرنا مراد لیا ہے۔ حضرت مجاہد اور امام عکرمہ نے جانور ذبح کرنا مراد لیا ہے۔ (۱)

تو جیسے ان آیات سے قربانی کا ثبوت ملتا ہے اسی طرح خود نبی پاک علیہ السلام نے بھی صحابہ کرامؓ کے قربانی کے بارے ایک استفسار پر فرمایا کہ یہ قربانی کرنا تمہارے باپ حضرت ابراہیمؑ کی سنت (طریقہ) ہے اور ہر بال کے بدلے ایک نیکی ہے (۲)

(۲) وجوب قربانی:

قربانی کرنا واجب ہے

عن ابی ھریرة ان رسول اللہ قال من کان له سعة فلم یضح فلا یقربن مصلانا. (۳)

رسول اللہ علیہ السلام نے فرمایا کہ جس آدمی نے قربانی کرنے کی طاقت کے باوجود قربانی نہ کی تو وہ ہماری عید گاہ میں نہ آئے

عن محنف بن سلیم قال کنا وقوفا عند النبی بعرفة فقال یایھا الناس ان علی کل اھل بیت فی کل عام اضحیة. (۴)

حضرت محنف بن سلیم فرماتے ہیں کہ ہم حضور علیہ السلام کے ساتھ میدان عرفات میں قیام پذیر تھے تو آپ علیہ السلام نے حکم دیا کہ اے لوگو! بلاشبہ ہر سربراہ خانہ (مالدار) پر ہر سال قربانی ضروری ہے۔ تو معلوم ہوا کہ حضور علیہ السلام کا اتنا سخت لہجہ اور وعید شدید قربانی کے وجوب کا تقاضا کرتا ہے لیکن بعض جاہل اور اسلاف سے کٹے لوگ اس قربانی کو سنت قرار دینے پر مصر ہیں اور ان کو اس کی سنیت کا دھوکہ ترجمۃ الباب اور حدیث میں موجود لفظ سنت سے لگا حالانکہ یہاں سنت بمعنی واجب ہے جیسا کہ **عن ابن عباس الختان سنة** میں سنت بمعنی

(۱) دیکھیے الدر المنثور للسیوطی ج 4 ص 448 تفسیر للسیوطی 10 ص 191

(۲) ابن ماجہ ص 226 ومسند احمد

(۳) ابن ماجہ ص 226 مسند احمد (۴) ابن ماجہ ص 226

واجب ہے کہ ختنہ واجب ہے۔اوراس وجوب قربانی کوسنت سے تعبیراس لئے کیا گیا کہ یہ حضرت ابراہیم علیہ السلام اور مسلمانوں کا طریقہ ہے اور طریقہ کو عربی میں سنت کہتے ہیں۔ لیکن یہ اس مرد وعورت پر جو مسلمان، عاقل، بالغ، مقیم اور اتنا مال دار ہو جس پر صدقہ فطر لازم ہوتا ہے تو اس پر قربانی واجب ہے۔(۱)

(۳) کس جانور کی قربانی جائز ہے:

قربانی میں اونٹ، بکرا، بھینسا، بیل اور مینڈھا اور ان کی مادہ جائز ہے۔ اسکے علاوہ جانوروں کی قربانی درست نہیں۔(۲)

لیکن اونٹ جب پانچ سال کا، بیل بھینسا دو سال کے، بکرا ایک سال کا اور دنبہ یا مینڈھا بھی سال کا یا پھر موٹا تازہ اتنا ہو کہ دیکھنے والے کو سال کا محسوس ہو تب بھی اس کی قربانی درست ہے۔

یہی مُسنة کا شرعی معنی ہے یعنی مُسنة، سَنَة سے ہے بمعنی سال تو جانور میں عمر کا اعتبار ہے نہ کہ دانت ٹوٹنے کا جیسا کہ بعض لوگ ظاہری دانت ٹوٹے ہوئے دیکھ کر قربانی کرتے ہیں یہ تو صرف پہچان ہے نہ کہ قربانی کا مدار ورنہ پھر جس جانور کے دانت چار سال کے بعد گریں تو کیا اس کی قربانی پہلے درست نہیں ہوگی؟ یا سال کے بعد بیل یا بھینس کے دانت گر جائیں تو کیا ان کی قربانی درست ہوگی؟ ہرگز نہیں۔ معلوم ہوا کہ مُســـنة میں عمر کا اعتبار ہے۔(۳)

(۱) دیکھیے فتاویٰ قاضی خان ج4ص328 وبدائع الصنائع ج4ص196 وعالمگیریہ ج5ص360 وشامی ج 6ص452

(۲) دیکھیے فتاویٰ قاضیخاں ص4ص331

(۳) دیکھیے المغنی لابن قدامہ ص2ج479 ہدایہ ص447ج4، فتاوی قاضی خان ص331ج4، شامی ص446ج6، عالمگیریہ ص397ج5، فتاوی نذیریہ ص2572ج2، فتاویٰ ثنائیہ ص805ج1

نوٹ: بھینس کی قربانی بھی بعض تعصب وفتنہ پرور نہیں کرتے حالانکہ اھل لغت نے کہا ہے کہ بھینس کوئی الگ چیز نہیں گائے ہی کی ایک قسم ہے۔ جیسے جگالی، چارتھن، ہئیت، قدامت وغیرہ میں برابر ہیں۔(۱)

مزید یہ کہ امام بخاریؒ کے استاد محدث عبدالرزاقؒ نے لکھا: **تحسب الجواميس مع البقر.** (۲) اور اس کی قربانی درست ہے۔

فتاویٰ ستاریہ ج2ص15 و بھینس کی قربانی کا تحقیقی جائزہ از نعیم الحق ملتانی غیر مقلد میں بھی جواز پر بہت دلائل دیئے گئے ہیں اور منکر کو جاہل قرار دیا ہے۔ غیر مقلدین نے پوری امت کے عمل یعنی بھینس کی قربانی پر تو اعتراض کر دیا لیکن اپنے عمل کو نہ دیکھا کہ مرغ کی قربانی بھی درست ہے مذہب غیر مقلدیت میں۔(۳)

نوٹ: ان جانوروں (نر) میں سے خصی جانور کی قربانی کرنا صرف درست ہی نہیں بلکہ حضور ﷺ کی پسندیدہ بھی ہے اور حضور ﷺ نے خصی کی قربانی کی بھی ہے اور وجہ بہتری یہ بیان فرمائی کہ اس کا گوشت بنسبت دوسرے کے زیادہ لذیذ ہے۔(۴)

ان جانوروں میں کتنے آدمی شریک ہو سکتے ہیں؟ اونٹ، گائے، بھینس (نر ومادہ) میں سات آدمی جب کہ بکرا، بھیڑ (نر ومادہ) میں ایک ہی آدمی شریک ہوسکتا ہے۔

عن جابر قال خرجنا مع رسول الله ﷺ ...فامرنا رسول الله ان نشترک فی الابل والبقر کل سبعة منا فی بدنة. (۵)

(۱) دیکھیے المنجد ص230 (۲) مصنف عبدالرزاق ص23ج4 وفتاویٰ قاضیخان ج6ص331

(۳) دیکھیے فتاویٰ ستاریہ ص2ج72

(۴) دیکھیے سنن ابی داؤد ص2ج386 طحاوی ج2ص276 وفتاویٰ نذیریہ ج3ص359 وثنائیہ ج ص807 وبدائع الصنائع ج4ص223 وغیرہ

(۵) رواہ مسلم وابوداود بحوالہ الدرایۃ علی الہدایۃ ج4ص444

ترجمہ: حضرت جابرؓ سے مروی ہے کہ ہم رسول اللہ ﷺ کے ساتھ نکلے تو رسول اللہ ﷺ نے ہمیں اونٹ اور گائے کے اندر سات آدمیوں کے شریک ہونے کا حکم دیا۔

اسی طرح آپ ﷺ کی فعلی حدیث بھی ہے۔

عن جابر قال نحرنا مع رسول اللہ ﷺ بالحدیبیۃ البدنۃ عن سبعۃ والبقرۃ عن سبعۃ (۱)

ان احادیث سے معلوم ہوا کہ اونٹ اور گائے میں سات آدمی ہی شریک ہو سکتے ہیں اور یہی بات آپ ﷺ کے قول اور فعل سے ثابت ہے اور یہی بات معتبر کتب فتاویٰ میں بھی موجود ہے مثلاً فتاوی قاضی خان ج ۴ ص ۳۳۱ عالمگیریہ ص 3 6 7 ج 5، شامی ص 954 ج 9 لیکن بعض لوگ اپنی عادت کے مطابق اتحاد امت کو توڑتے ہوئے اونٹ میں سات کی بجائے دس آدمیوں کو شریک ہونے کی اجازت دیتے ہیں دلیل میں حدیث ابن عباسؓ پیش کرتے ہیں کہ ہم نے سفر میں قربانی کی تو دس شریک ہوئے۔ (۲)

تو اس کا جواب ملاحظہ فرمائیں

جواب نمبر ۱۔ اس حدیث کو خود امام ترمذی نے حسن غریب کہا ہے اور ہماری مستدل حدیث کو حدیث حسن صحیح کہا ہے

جواب نمبر ۲۔ امام ترمذی نے دونوں حدیثوں کو نقل کرنے کے بعد تمام اہل علم حضرات صحابہؓ وغیرہم کا ہماری حدیث پر بتلایا تو گویا ہماری حدیث معمول بہا ہے تو اس کو ترجیح ہوگی۔ مزید خود غیر مقلد مولوی عبدالرحمٰن مبارک پوری نے بھی دس والی روایت کو غریب قرار دیا ہے۔ (۳)

(۱) ترمذی ج ۱ ص ۲۷۶ ابوداود ج 1 ص ۳۸۸ (۲) ترمذی ص ۲۷۶
(۳) تحفۃ الاحوذی ص ۳۵۶ ج ۲

۵۔ بکری میں کتنے شریک ہو سکتے ہیں؟ تمام اھل السنۃ والجماعۃ کے ہاں ایک بکری کی ایک آدمی کی طرف سے ہی قربانی ہوگی جبکہ غیر مقلدین کے ہاں تمام گھر والوں کی طرف سے ایک ہی کافی ہے۔ دلیل یہ دیتے ہیں کہ نبی ﷺ کے دور میں ایک بکری کی قربانی اپنی اور تمام اہل خانہ کی طرف سے کی جاتی اور پھر اس کا گوشت سب میں تقسیم کیا جاتا۔ (۱)

تو اس کا جواب بھی ملاحظہ فرمائیں:

جواب نمبر ۱۔ تمام گھر والوں کی طرف سے کفایت کرنے کا مطلب یہ ہے کہ ان کو بھی ثواب میں شریک کیا جاتا نہ کہ سب کی طرف سے قربانی والا واجب ادا ہو گیا۔ اگر یہی مطلب ہو تو پھر **ھذا لمن لم یضح من امتی** (کہ یہ میرے ان امتیوں کی طرف سے ہے جنھوں نے قربانی نہیں کی) کی وجہ سے ہم پر قربانی واجب نہیں ہونی چاہئے کیونکہ حضور ﷺ نے تو ہماری طرف سے قربانی کر دی ہے۔

جواب نمبر ۲۔ پھر دوسری احادیث جن میں بھینس، گائے کے اندر سات سات آدمیوں کی حد بندی کی گئی ہے اس حد بندی کی کیا ضرورت؟

جواب نمبر ۳۔ اور اس حدیث میں **من کان لہ سعۃ ولم یضح فلا یقربن مصلانا** (کہ جو آدمی وسعت کے باوجود قربانی نہ کرے ہماری عیدگاہ کے قریب نہ آئے) تو اس کا کیا مطلب؟ اور یہ وعید شدید حضور ﷺ نے کیوں سنائی جبکہ قربانی تو حضور ﷺ ہماری طرف سے کر چکے ہیں تو معلوم ہوا حضورؐ نے ساری امت کی طرف سے قربانی کرکے ثواب میں شریک کیا نہ کہ تمام کو فریضہ سے دستبردار کیا۔

۶۔ قربانی کا کون سا وقت ہے؟ اور کتنے دن؟ قربانی کا وقت شہر والوں کے لئے نماز عید ادا کرنے کے بعد اور ایسے دیہاتی جن پر جمعہ فرض نہیں ان کے لئے صبح صادق کے طلوع

(۱) ترمذی ص ۲۷۲ ج ۱

ہوتے ہی وقت شروع ہوجاتا ہے لیکن سورج طلوع ہونے کے بعد کرنا بہتر ہے۔(۱)

لیکن فرقہ نومولود غیر مقلدین کے ہاں قربانی کا وقت نماز عید کے بعد ہے۔(۲)

اور قربانی کرنے کے تین دن ہیں۔۱۰، ۱۱ اور ۱۲ لیکن پہلے دن قربانی کرنا افضل پھر دوسرے دن پھر تیسرے دن۔

قال اللہ تعالیٰ "**ویذکروا اسم الله فی ایام معلومات**" (۳)

اس کی تفسیر میں حضرت عبداللہ بن عمرؓ فرماتے ہیں "**یوم النحریومان بعد یوم النحر**" درمنثور ص ۱۴۱ ج ۴ حضرت ابن عمرؓ اور حضرت علیؓ فرماتے ہیں "**الا ضحی یومان بعد یوم النحر**" اور حضرت انسؓ فرماتے ہیں "**الا ضحی یوم النحر ویومان بعد**" یعنی قربانی کے تین دن ہیں ایک دسویں ذوالحجہ اور دو دن اسکے بعد(۴)

مزید یہ کہ آپ نے پہلے تین کے بعد گوشت رکھنے سے منع فرمایا جبکہ بعد میں اجازت دی لیکن اگر قربانی کے چاروں کے چاروں دن ہوتے تو پھر آپ ﷺ چوتھے دن تک گوشت رکھنے سے منع فرماتے جبکہ ایسا نہیں۔(۵)

لیکن فرقہ غیر مقلدین نے عبادت گھٹاؤ کھانا بڑھاؤ پر عمل کرتے ہوئے قربانی چار دن کرنے کی اجازت دی ہے اور دلیل میں حدیث جبیر بن مطعمؓ کہ ایام تشریق سارے ذبح کے دن ہیں تو اس کا جواب ا۔اس کی سند میں معاویہ بن یحییٰ الصدفی ہے جو انتہائی کمزور اور ضعیف راوی ہے اور اس کی حدیث منکر ہے۔(۶)

اور یہ حدیث مضطرب بھی ہے اور کتاب العلم میں لکھا ہے حدیث موضوع ہے۔(۷)

(۱) موطا محمد ص ۲۸۲، فتاویٰ قاضی خان ص ۳۳۹ ج ۴، شامی ص ۴۶۰ ج ۹، عالمگیری ص ۳۴۶ ج ۵

(۲) دیکھیے فتاوی ثنائیہ ص ۵۰۶، نذیریہ ص ۲۵۶ ج ۳ (۳) سورۃ الحج آیت ۲۸

(۴) دیکھیے موطا امام مالک ص ۴۹۷ و محلیٰ بالآثار ص ۴۰ ج ۶ و مشکوۃ ص ۱۲۹ ج ۱۱ الجوھر النقی علی البیھقی ص ۲۹۶ ج ۹

(۵) بخاری ص ۸۳۵ ج ۲ و مسلم ص ۱۵۹ ج ۲ (۶) تہذیب ص ۴۸۵ ج ۵ (۷) کتاب العلم

جواب نمبر ۲۔ایام تشریق تو ۹ ذوالحجہ سے شروع ہوتے ہیں تو پھر نو ذوالحجہ کو قربانی کیوں نہیں کرتے؟

جواب نمبر ۳۔ چوتھے دن کی قربانی غیر مقلدین کے ہاں بھی مسنون نہیں۔(۱)

۷۔قربانی کا جانور کون ذبح کرے؟ اور جانور میں سے کون کون سی چیزیں کھانا درست نہیں؟

قربانی کا جانور اگر خود ذبح کر سکتا ہے تو اپنے ہاتھ سے ذبح کرنا بہتر ہے ورنہ ذبح کے وقت موجود رہے لیکن کافر کا ذبیحہ حرام ہے اور اھل کتاب کا ذبیحہ مکروہ ہے۔(۲)

لیکن فرقہ غیر مقلدیت کے ہاں کافر اور اھل کتاب کا ذبیحہ بھی جائز ہے۔(۳) نیز حلال جانوروں میں سے بھی بعض چیزوں کا کھانا مکروہ تحریمی ہے اھل سنت والجماعت کے ہاں چیزیں یہ ہیں:

ا۔ بہتا خون ۲۔آلہ تناسل ۳۔مادہ کی شرمگاہ ۴۔غدود ۵۔ پتہ ۶۔مثانہ ۷۔خصیتین

خون کا حرام ہونا تو نص قرآنی سے ثابت ہے جبکہ دوسری چیزوں کی حرمت **ویحرم علیھم الخبائث** کے عموم میں داخل ہونے اور نبیؐ کے ناپسند فرمانے کی وجہ سے ہے۔(۴)

لیکن اس کے برخلاف اجماع امت کو توڑ کر تقلید ائمہ چھوڑ کر جہالت وگمراہی کی وادیوں میں گرنے والے تخم انگریز کی پیداوار تعصب وضد بھرا نومولود فرقہ غیر مقلدین کے ہاں جانور کے تمام اجزاء حلال ہیں۔(۵)

اللہ رب العزت ہمیں سلف صالحین کے راہ حق پر چلنے کی توفیق عطا فرمائے۔آمین

(۱) فتاوی ابرکاتیہ ص ۲۵۵

(۲) فتاوی شامی ص ۴۷۴ ج ۹، فتاویٰ قاضی خان ص ۳۳۵ ج ۴

(۳) عرف الجادی لنور الحسن خان ص ۱۰

(۴) مراسیل ابی داود ۱۹، مصنف عبدالرزاق ص ۵۳۵ ج ۴ سنن الکبریٰ للبیہقی ج ۲ ص ۱۰

(۵) دیکھیے فتاوی نذیریہ ص ۳۲۰ ج ۳

☆مولانا رضوان عزیز

جماعت المسلمین کے عقائد ونظریات کا تحقیقی جائزہ

توحید المسلمین نظریہ ۲:

اللہ تعالیٰ کے علاوہ کوئی مولیٰ نہیں نہ کسی کو مولیٰ سمجھنا چاہیے اور نہ کسی کو مولیٰ کہہ کر پکارنا چاہیے۔مولانا یا مولائی کے الفاظ صرف اللہ تعالیٰ کے لیے استعمال کرنے چاہییں کسی دوسرے کے لیے نہیں۔(۱)

جماعت المسلمین کے خود ساختہ توحیدی عقائد میں ایک عقیدہ یہ تھا کہ اللہ کے ماسواء کسی کو سرور کائنات نہیں کہنا چاہیے اب دوسرا نظریہ ملاحظہ فرمائیں کہ اللہ کے ماسواء کسی کو مولانا نہیں کہنا چاہیے نہ مولیٰ اور نہ مولائی کا لفظ غیر اللہ کے لیے استعمال کرنا درست ہے۔

مسعود احمد صاحب شیعہ تبرائیوں کی طرح تقیہ کی چادر میں اپنی جہالت کو چھپانے کی خاصی مہارت رکھتے ہیں جس آیت یا حدیث کا مطلب ومفہوم ان کے مفاد میں بہتر ہوا سے بانگ دہل بیان کرتے ہیں اور جو آیت یا حدیث مبارکہ ان کے مکروہ چہرے کا نقاب الٹ رہی ہو اس کی بے جا تاویلات حتی کہ تحریف کرنے سے بھی نہیں چوکتے۔

مسعود احمد صاحب پیدائشی پر علمی یتیم عقلاً مفلوج اور عملاً کنگال ہیں اور مسلمان کبھی بھی ان عیوب ثلاثہ کے مظہر کو اپنا مقتدا نہیں بناتے بلکہ دینی قیادت وسیادت اس شخص کو دیتے ہیں جو عالم باعمل سمجھ دار اور دور اندیش ہو جسے عرف عام میں مولانا کہتے ہیں اور یہ لفظ

☆استاذ شعبہ تحقیق مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

(۱) توحید المسلمین ص ۱۱۷ مصنفہ مسعود احمد Bsc سال طباعت ۱۹۹۷ء

علماء کے ساتھ مختص ہو چکا ہے جیسے علیہ الصلوۃ والسلام انبیاء کے لیے، رضی اللہ عنہم ورضوا عنہ اصحاب پیغمبر صلی اللہ علیہ وسلم کے لیے اور رحمۃ اللہ علیہ اولیاء کے لیے مختص ہو چکا ہے۔

اب جو آدمی بھی دینی قیادت کا مدعی ہو لوگ دیکھتے ہیں کہ آیا یہ ''مولانا'' یعنی عالم دین ہے یا نہیں۔خون اور پیشاب کی تحقیق کرنے والے باسی ذہنیت کے ڈاکٹر کو وہ کبھی بھی یہ منصب نہیں دیتے کہ وہ ان کا دینی پیشواء بن جائے۔لہذا مسعود احمد Bsc نے سوچا کہ کسی طرح لوگ مجھے رہنما بھی مان لیں اور میری جہالت پر حرف گیری بھی نہ ہو۔اس کے لیے اس نے یہ چال چلی کہ مولانا جو کہ علامت ہے عالم دین ہونے کی، یہ اللہ کے ماسواء کسی کے لیے بولنا جائز نہیں ہے اور قرآن پاک کی وہ آیات جن میں مولیٰ کا لفظ اللہ تعالیٰ کی ذات کے لیے استعمال ہوا وہ آیات لکھیں اور دو احادیث سے اپنا مطلب کشید کر کے کہنے لگا کہ مولیٰ کا لفظ اللہ کے ماسواء کسی پر بولنا جائز نہیں۔

حالانکہ اس علمی بونے کو یہ معلوم نہیں کہ ایک لفظ جب اس کی نسبت بدل جائے تو اس کا حکم اور مطلب بدل جاتا ہے مثلاً پوری امت مسلمہ خلیفۂ اول کو سیدنا صدیق اکبر کہتی ہے جس کا معنی ہے سب سے بڑے سچے یا سب سے زیادہ سچ بولنے والے۔جبکہ اللہ فرماتے ہیں:

ومن اصدق من اللہ قیلا اللہ سے زیادہ سچا کون ہے؟ تو اب کیا صدیق اکبر کو صدیق کہنا چھوڑ دیا جائے؟ نبی اکرم ﷺ کا لقب الصادق والامین تھا تو کیا صدیق اکبر کہنے سے نبی اکرم ﷺ کی بے ادبی لازم آتی ہے؟ نہیں ہرگز نہیں بلکہ صدیق اکبر کا سب سے زیادہ سچا ہونا بنسبت دوسرے اصحاب کے ہے بمقابلہ پیغمبر کے نہیں اور نہ ہی اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں، تو شرک نہ ہوا۔

دوسری مثال: حضرت عمر کو فاروق اعظم کہا جاتا ہے یعنی سب سے بڑے فرق کرنے

والے حالانکہ اللہ تعالیٰ فرماتے ہیں کہ فرقان یعنی فرق کرنے والی کتاب میں نے نازل فرمائی ہے۔ تو کیا آپ فاروق اعظم بمقابلہ کتاب اللہ کے ہیں؟ نہیں ہرگز نہیں وہ فاروق اعظم بنسبت بقیہ اصحاب پیغمبر کے ہیں نہ کہ اللہ اور اللہ کے رسول ﷺ کے مقابلہ میں۔

تیسری مثال: حضرت نعمان بن ثابت کو امام اعظم ابوحنیفہ کہا جاتا ہے تو یہ امام اعظم رسول اللہ ﷺ کے مقابلے میں ہرگز نہیں۔ جو ایسا کہتا ہے اس کی عقل گھاس چرنے گئی ہے (اس کی واپسی کا انتظار کرے حالانکہ واپسی کی امید نہیں!) نبی اور امتی کا بھلا کیا مقابلہ؟ ابوحنیفہ امام اعظم ہیں بنسبت تین ائمہ امام مالکؒ، امام شافعیؒ اور امام حنبلؒ کے نہ کہ رسول اللہ ﷺ کے مقابلہ میں۔ بالکل ایسے جیسے محمد علی جناح کو اگر قائداعظم کہا جاتا ہے تو دوسرے مسلم لیگی لیڈروں کے مقابلہ میں نہ کہ اللہ کے رسول ﷺ کے مقابلہ میں۔

لہذا معلوم ہوا کہ نسبت کے بدلنے سے حکم بدل جاتا ہے ایسے لفظ مولیٰ یا مولنا کی نسبت اللہ کی طرف ہوگی تو معنی ہوگا ہمارا پروردگار کارساز رب وغیرہ اور اس لفظ کی نسبت کسی انسان کی طرف ہوگی تو معنی ہوگا۔ عالم دین قرآن وسنت کا ماہر وغیرہ۔

اور مسعود احمد BSC چونکہ اہل علم کے محلے سے گزرنے کا بھی روادار نہیں لہذا اس کے لیے مولانا کا لفظ بولنا واقعی جائز نہیں۔ رہا مسعود احمد صاحب کا 'انگور کھٹے ہیں' کے مصداق اپنی جہالت پر یہ کہہ کر پردہ ڈالنا کہ مولانا یا مولیٰ کا اطلاق اللہ کے غیر پر درست نہیں آیئے قرآن وحدیث کے مطابق اس کا تجزیہ کرتے ہیں کہ آیا مولیٰ یا مولانا کا لفظ اللہ کے علاوہ کسی اور پر بھی بولنا جائز ہے یا نہیں۔ مزید یہ کہ اس وقت جب مولیٰ یا مولانا کا لفظ کسی اور کے لیے استعمال ہوگا تو اس کا معنی کیا ہوگا۔

دلیل نمبر ۱۔

اللہ تعالیٰ قرآن پاک میں فرماتے ہیں:

وضرب الله مثل الرجلین احد هما ابکم لا یقدر علی شیء وهو کل علی مولاه (۱)

ترجمہ: اللہ تعالیٰ دو آدمیوں کی مثال بیان فرماتے ہیں کہ ان میں سے ایک تو گونگا ہے کوئی کام نہیں کرسکتا ہے اور اپنے مولی (مالک) پر بوجھ ہے۔

اب اللہ تعالیٰ خود اپنی پاک کلام میں لفظ مولیٰ اپنے غیر کے لیے استعمال فرما رہے ہیں۔ دیکھیے مسعودیوں کی توحیدی عدالت میں خداوند تعالیٰ پر کونسی فرد جرم عائد ہوتی ہے۔

دلیل نمبر ۲:

وانی خفت الموالی من ورائی (۲)

ترجمہ: اور میں اپنے بعد اپنے رشتہ داروں سے اندیشہ رکھتا ہوں۔

اس آیت میں رشتہ داروں کو موالی کہا گیا ہے جو جمع ہے مولیٰ کی۔ اس آیت مبارکہ نے مسعود احمد BSC کی میڈاِن کیماڑی کراچی کی توحید کے تاروپود بکھیر دیے ہیں۔

دلیل نمبر ۳:

اللہ تعالیٰ قرآن مجید میں ارشاد فرماتے ہیں:

فان الله هو مولاه وجبریل وصالح المومنین والملائکة بعد ذلک ظهیر (۳)

ترجمہ: تو بے شک پیغمبر کا رفیق اللہ اور جبرئیل ہیں اور نیک مسلمان ہیں اور ان کے علاوہ فرشتے مددگار ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں اللہ تعالیٰ نے مولیٰ کا لفظ اپنے لیے جبرئیل کے لیے اور نیک مسلمانوں کے لیے بول کر مسعود صاحب کی دل شکنی فرمائی ہے جو کہتے ہیں کہ مولیٰ یا مولانا کا

---

(۱) سورۃ النحل آیت ۷۶

(۲) سورۃ مریم آیت ۵

(۳) سورۃ تحریم آیت ۴

لفظ اللہ کے ماسواء کسی دوسرے پر بولنا جائز نہیں ہے۔

دلیل نمبر۴:

مأوکم النار هی مولکم وبئس المصير (۱)

ترجمہ: تم سب (کافروں) کا ٹھکانہ دوزخ ہے وہی تمہارا رفیق ہے اور برا ٹھکانہ ہے

اس آیت میں دوزخ کی آگ پر مولیٰ کا لفظ بولا گیا ہے اب معلوم نہیں یہ آیت پڑھ کر مسعود صاحب کے دل میں تحریف و تلبیس کی کیا پھلجڑیاں پھوٹتی ہونگی۔

دلیل نمبر۵:

فان لم تعلموا آبائهم فاخوانكم فی الدين ومواليكم (۲)

ترجمہ: اور اگر تم ان کے باپوں کو نہ جانتے ہو تو وہ تمہارے دین کے بھائی ہیں اور دوست ہیں۔

اس آیت مبارکہ میں مجہول النسب مسلمان کو اللہ تعالیٰ نے ہمارا دینی بھائی قرار دیا ہے اور انہیں موالی بمعنی دوست کہہ کر پکارنے کا حکم دیا ہے۔

دلیل نمبر۶:

عن انس بن مالک عن النبیﷺ قال مولی القوم من انفسهم(۳)

نبی کریمﷺ نے قوم کے آزاد کردہ غلام کو قوم ہی میں شمار فرمایا ہے اور غلام کے لیے مولیٰ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

---

(۱) الحدید آیت ۱۵

(۲) احزاب آیت ۵

(۳) بخاری کتاب الفرائض باب مولی القوم من انفسهم وابن الاخت منهم ج۲ ص ۱۰۰ رقم الحدیث ۶۷۶۱

دلیل نمبر۷:

وقال البراء عن النبیﷺ: انت اخونا ومولانا. (۱)

رسولﷺ نے حضرت زید بن حارثہؓ سے فرمایا تو ہمارا بھائی بھی ہے اور مولانا بھی ہے۔ مولانا کا لفظ غیر اللہ پر آپﷺ نے استعمال فرمایا ہے اب مسعودی شریعت میں نبی آخر الزمان (معاذ اللہ) مرتکب شرک ہوئے اب معلوم نہیں مسعود BSC نبی کریمﷺ کو منصب شریعت پر باقی رکھتا ہے یا معزول کر دیتا ہے۔

خدا جب عقل لیتا ہے حماقت آ ہی جاتی ہے
ائمہ پر تبراء سے ضلالت آ ہی جاتی ہے

دلیل نمبر۸:

عن عبد الله بن عمر .... سمعت رسول اللهﷺ يقول استقرؤا القرآن من اربعة من عبد الله بن مسعود فبدأ به وسالم مولیٰ ابی حذيفة وابی ابن كعب ومعاذ بن جبل. (۲)

رسول اللہﷺ نے فرمایا چار آدمیوں سے قرآن پڑھو، عبداللہ بن مسعود اور سالم جو مولیٰ (آزاد کردہ غلام) ہے ابی حذیفہ کا اور ابی بن کعب سے اور معاذ بن جبل سے۔ اس حدیث مبارکہ میں آپﷺ نے حضرت سالم کے لیے مولیٰ کا لفظ استعمال فرمایا ہے۔

دلیل نمبر۹:

اخبرنا جابر بن عبد الله قال كان عمر يقول ابوبكر سيدنا وأعتق

---

(۱) بخاری کتاب المناقب باب مناقب زید بن حارثة مولی النبیﷺ ج ۱ ص ۵۲۷

(۲) بخاری شریف کتاب المناقب باب مناقب سالم مولی ابی حذیفة ج ۱ ص ۵۳۱ رقم الحدیث ۳۷۵۸

سیدنا یعنی بلالاً.(۱)

اس حدیث مبارکہ میں حضرت عمر نے حضرت ابوبکر صدیق اور حضرت بلال بن رباح کو اپنا سید (سردار آقا) قرار دیا اور امام بخاری نے اس حدیث پر باب قائم کیا ہے کہ بلال بن رباح یہ مولیٰ ہے ابوبکر کا۔ یہاں بھی حضرت بلال کے لیے مولیٰ کا لفظ بولا گیا ہے جو مسعود احمد کے نظریے کے خلاف ہے۔

دلیل نمبر۱۰:

عن شعبة عن النبی ﷺ قال من کنت مولاہ فعلی مولاہ.(۲)

نبی کریم ﷺ نے ارشاد فرمایا جس کا میں مولیٰ ہوں علی بھی اس کا مولیٰ ہے۔

تو جناب مسعود احمد BSC کی فرسودہ اور ملحدانہ تعلیمات پر ایمان لانے والو! ان دس مضبوط ترین دلائل کے بعد بھی آپ حضرات مسعود کی باسی کڑھی نام نہاد دستر خوان توحید پر سجائے دعوت طعام دیتے رہیں گے اور لفظ مولانا کے استعمال کو کفر شرک بتلا کر اپنی عاقبت برباد کرتے رہیں گے؟

---

(۱) بخاری کتاب المناقب باب مناقب بلال بن رباح مولیٰ ابی بکر ج ۱ ص ۶۵۳ رقم ۳۷۵۴

(۲) ترمذی کتاب المناقب باب مناقب علی بن ابی طالبؓ ج ۲ ص ۲۱۲ رقم الحدیث ۳۷۱۳

ملفوظات اوکاڑوی رحمہ اللہ تعالیٰ رحمۃ واسعۃ

☆ارشاد فرمایا۔ الحمد للہ میں فرقہ نے اہل حدیث کے ''جھوٹے دعوے'' عمل بالحدیث کا بھانڈا پھوڑ دیا ہے۔ ان کی نیندیں حرام ہو چکی ہیں کہ ایمان کے بعد سب سے اہم فرض نماز ہے اپنی نماز کے مکمل احکام اور مکمل ترکیب بھی قرآن کے ترجمہ اور حدیث صحیح غیر معارض کے ترجمہ سے نہیں دکھا سکے اور ساری زندگی بھی نہیں دکھا سکتے۔

☆ارشاد فرمایا۔ جب یہ جواب سے عاجز آتے ہیں تو بے موقع تقلید کو گالیاں دینے لگتے ہیں لیکن آج تک دنیا بھر میں کوئی غیر مقلد کسی ماں نے نہیں جنا جو صرف اور صرف ایک آیت یا ایک صحیح صریح غیر معارض حدیث پیش کرے کہ اجتہادی مسائل میں غیر مجتہد پر مجتہد کی تقلید کرنا شرک ہے حرام ہے۔

☆ارشاد فرمایا۔ فقہ کے بغض میں یہ لا مذہب سانپ کی طرح پیچ و تاب کھا رہا ہے مگر اسے اپنے گھر کی خبر نہیں کہ مولوی ثناء اللہ امرتسری لکھتا ہے: میرا مذہب اور عمل ہے کہ ہر ایک کلمہ گو کے پیچھے اقتداء جائز ہے چاہے وہ شیعہ ہو یا مرزائی۔ (اہلحدیث ص ۲۶ اپریل ۱۹۱۵ء) اور کہا کہ اس مسئلہ میں حافظ عبدالمنان، مولنا عبداللہ، مولنا عین الحق اور مولنا عبدالعزیز نے بھی ساتھ اتفاق کیا۔ (اہلحدیث امرتسر ۸، ۲۷ جون ۱۹۱۲ء)

☆ارشاد فرمایا۔ کہ یہ لا مذہب کہتے ہیں کہ عورتوں اور مردوں کی نماز کا ایک ہی طریقہ ہے لیکن ان کے مرد ننگے سر نماز پڑھتے ہیں اور عورتیں ننگے سر نماز نہیں پڑھتیں۔

☆ارشادفرمایا۔۔غیر مقلدین کی نفسیات یہ ہے کہ اس فرقہ کے سینکڑوں آدمی قادیانی بن جاتے ہیں ان کوئی صدمہ نہیں ہوتا، ان کے سینکڑوں آدمی منکر حدیث بن جاتے ہیں انہیں کوئی غم نہیں، ان کے بیسیوں آدمی رافضی بن چکے ہیں انہیں پرواہ نہیں دہریہ بن جائیں کوئی دکھ نہیں دکھ تو ہے کہ وہ حنفی بن جائے ان کی نیندیں حرام ہو جاتی ہیں۔

☆ارشادفرمایا۔۔حق تعالیٰ کا قانون ہے بندہ جس نعمت کی ناشکری کرے وہ نعمت خدا اس سے چھین لیتا ہے لا مذہب غیر مقلدین نے فقہ کے خلاف زبان طعن دراز کی خدا نے یہ نعمت ان سے چھین لی، حافظ صاحب تو کیا ہیں ان کے بڑے بڑے علماء اس سے محروم ہیں ان کے بڑے بڑے مدارس میں دیکھو تو ہدایہ پڑھانے کے لئے حنفی مدرسین رکھتے ہیں۔

☆ارشادفرمایا۔۔دور برطانیہ سے پہلے بھی یہاں مسلمان آباد تھے مگر کافر غیر کتابی کے ذبیحہ کو نجس اور مردار قرار دیتے تھے دور برطانیہ میں جب یہ لا مذہب فرقہ پیدا ہوا تو انہوں نے اس نجاست اور مردار کو کھانا شروع کر دیا اور فتویٰ دے دیا کہ یہ حلال ہے۔(عرف الجادی)

☆ارشادفرمایا۔۔بارہ سو سال تک اس ملک میں اتفاق رہا کہ اگر ذبح کرتے وقت جان بوجھ کر بسم اللہ نہ پڑھی جائے وہ جانور مردار اور نجس ہے مگر اس نجاست خور فرقہ نے اس کے بھی جواز کا فتویٰ دے دیا۔(عرف الجادی)

☆ارشادفرمایا۔۔ان غیر مقلدین کا کوئی مذہب نہ مکمل نہ مرتب نہ قابل تبلیغ، جتنے غیر مقلد اتنے ہی ان کے اجتہادات اتنے ہی مذاہب۔مگر مکمل مسلک ایک کے پاس بھی نہیں۔اپنے جس مولوی کا نام بھی لیں آپ ان سے یہ پوچھیں کہ اس مولوی اور اس کی لکھی کتابوں پر اعتماد ہے؟ اگر ہے تو جماعتی تصدیق لاؤ۔اگر اس مولوی اور اس کی کتابوں پر تمہیں خود اعتماد نہیں تو دوسروں کو دعوت کیوں دیتے ہو؟ دوسروں کے اذہان پر ڈاکہ ڈالنے کا تمہیں کیا حق ہے؟

مولانا محمد رضوان عزیز

احتساب فرقہ اہلحدیث پاک ہند (قسط نمبر 2)

گزشتہ قسط میں غیر مقلدین المعروف فرقہ اہل حدیث کی قرآن وحدیث سے جاری ستیزہ کاری کی ایک مثال بیان کی تھی اب مزید حوالہ جات ملاحظہ فرمائیے کہ یہ لوگ قرآن وحدیث کے مبارک لبادے میں کون سے نظریات کو جنم دے رہے ہیں اور غور کریں کہ ان کے قصر تقدس کے چھجوں کے پیچھے کتنے غیر مقدس جراثیم جنم لے رہے ہیں۔لیکن پہلے ایک بات کی وضاحت ضروری ہے کہ اس فرقہ کے عوام وخواص کی عادت ہے کہ جب ان کی حقیقت عوام پر آشکارا ہونے لگے تو یہ ائمہ عظام کا آپس کا اختلاف اچھالنا شروع کر دیتے ہیں اور کہنا شروع کر دیتے ہیں کہ دیکھیے اگر ہمارا مسئلہ بخاری کے خلاف ہے تو احناف کا بھی تو فلاں مسئلہ بخاری کے خلاف ہے۔تو پہلے یہ اصول ذہن میں رکھئے کہ ہم اجتہاد کے بھی قائل ہیں اور اجتہادی مسائل میں وقوع خطاء کو بھی مانتے ہیں لیکن اجتہادی مسئلے میں مجتہد درست فیصلہ کرے یا غیر منصوص اجتہادی مسئلہ میں فیصلہ کرنے سے مجتہد سے خطاء ہو جائے ہم دونوں صورتوں میں مجتہد کو عنداللہ ماجور مانتے ہیں کہ اللہ تعالیٰ انہیں اجر دے گا۔

مگر فرقہ اہل حدیث والے اجتہاد کے منکر ہیں اگرچہ اب چاروں طرف سے بے بس ہو کر انہوں نے اپنا یہ نعرہ لگانا چھوڑ دیا ہے کہ اہل حدیث کے دو اصول **قال اللہ وقال الرسول** صلی اللہ علیہ وسلم۔لیکن اجتہاد کے قائلین غیر مقلدین کی حیثیت بھی فرقہ اہل حدیث کے ہاں کچھ نہیں اور دوسرا یہ کہ وہ اسلاف کے اجتہاد پر اپنے اجتہاد کو ترجیح دیتے ہیں اور آئے روز کمپیوٹر کی مدد سے اور کچھ عرب علماء کی کتابوں سے عبارتیں چوری کر کے لکھ دیتے ہیں ''خلاصۃ التحقیق''، مگر ان بیچاروں کی تحقیق اکابر کے سامنے یہی ہے کہ **انف فی الماء**

واست فی السماء اس لیے ان کی کوئی حیثیت نہیں ہے۔ اور اصل کے اعتبار سے چونکہ یہ لوگ کہتے ہیں کہ ہم محدثین کے مذہب پر ہیں اس لیے سردست ان کی محدثین کے نام پر کی جانے والی چیرہ دستیوں کا آپریشن قسط وار جاری رہے گا۔ اب دوسری قسط ملاحظہ فرمائیں

۲۔ امام بخاری کے نزدیک منی (مادہ تولید) ناپاک ہے لہذا امام بخاری اپنی صحیح بخاری میں ارشاد فرماتے ہیں باب غسل المنی وفرکہ وغسل مایصیب من المرأۃ منی کے کھرچنے اور دھونے کے بیان میں جو عورت سے پہنچی ہے اور حدیث لائے ہیں:

عن عائشۃؓ قالت کنت اغسل الجنابۃ من ثوب النبی ﷺ فیخرج الی الصلوۃ وان بقع الماء فی ثوبہ. (۱)

حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ میں جنابت کے آثار کو آپ ﷺ کے کپڑوں سے دھوتی تھی پس آپ ﷺ نماز کے لیے نکلتے اور پانی کا اثر کپڑوں میں ہوتا۔

دوسرے مقام پر حضرت عائشہؓ فرماتی ہیں:

انھا کانت تغسل المنی من ثوب النبی ﷺ (۲)

کہ وہ نبی ﷺ کے مبارک کپڑوں سے منی کو دھو کر صاف کرتی تھیں۔

یعنی منی ناپاک ہے اور حضرت عائشہ آپ ﷺ کے مبارک کپڑوں سے منی کو دھو کر زائل فرماتی تھیں۔ مگر ان کے برعکس امام بخاری کے نام پر لذت کام و دہن کے تقاضے پورے کرنے والے فرقہ اہل حدیث کی قوالی سنیے وہ کیا کہتے ہیں:

منی ہر حال میں پاک ہے چاہے تر ہو خشک ہو گاڑھی ہو یا نہیں۔ (۳)

یہ ہے ان کا عمل بالحدیث اور یہ ہے ان کی مذہب محدثین سے مطابقت!

---

(۱) صحیح بخاری ج ا ص ۳۶ کتاب الوضوء باب غسل وفرکہ وغسل مایصیب من المرأۃ رقم الحدیث ۲۲۹

(۲) بخاری کتاب الوضوء اذا غسل الجنابۃ اوغیرھا فلم یذھب اثرہ ج ا ص ۳۶ رقم الحدیث ص ۲۳۲

(۳) کنز الحقائق ص ۱۶، نزل الابرار ص ۴۹ ج ا

فرقہ اہل حدیث کے لوگ عموماً جس کتاب کا جواب دینے سے عاجز آ جاتے ہیں اس کا یہ کہہ کر انکار کر دیتے ہیں کہ ہم کوئی اس کے مقلد ہیں؟ یہ محض ان کا فریب ہے ورنہ اگر مقلد نہیں ہیں تو کیا یہ بد یانتی انہیں قرآن و حدیث نے سکھائی ہے کہ علماء احناف کے مسائل پر تو صبح و شام کیچڑ اچھالو اور اپنے ملاؤں کی کتابوں کو گناہوں کی طرح چھپاتے پھرو؟ اور جس طرح احناف کی کتب کے پیچھے لٹھ لیے پھرتے ہو کبھی اپنی ''منجی ہیٹھ ڈنگوری بھی پھیری ہے؟'' (یعنی اپنی چارپائی کے نیچے بھی کبھی لاٹھی پھیر کر دیکھا ہے) کہ کون کون سے غلط عقائد و نظریات کی باسی کڑھی تمہاری کتب میں ابل رہی ہے۔

۳۔ بخاری شریف میں مذکور تیسرا مسئلہ یہ ہے کہ عورت کے چھونے سے وضو نہیں ٹوٹتا۔ امام بخاریؒ حدیث لائے ہیں۔

عن عائشۃ زوج النبی ﷺ انھا قالت کنت انام بین یدی رسول اللہ ورجلای فی قبلۃ فاذا سجد غمزنی فقبضت رجلی الخ (۱)

حضرت عائشہؓ ارشاد فرماتی ہیں کہ میں رسول ﷺ کے سامنے سوئی ہوتی تھی اور میرے پاؤں آپ ﷺ کے قبلہ کی طرف ہوتے تھے۔ آپ ﷺ جب سجدہ فرماتے تو مجھے ٹھوکہ دیتے سو میں اپنے پاؤں سمیٹ لیتی۔

اس حدیث سے معلوم ہوا کہ حالت نماز میں آپ ﷺ اپنی زوجہ محترمہ کو چھوتے تھے مگر غیر مقلدین کو آپ ﷺ کا یہ عبادت کرنا ناپسند ہے اس لیے انہوں نے کہا کہ عورت کو چھونے سے وضو ٹوٹ جاتا ہے یعنی آپ ﷺ معاذ اللہ بے وضو ہی نماز پڑھ لیتے تھے۔ غیر مقلدین لکھتے ہیں کہ عورت کو چھونا ناقض وضو ہے۔ (۲) **فیا للعجب!**

---

(۱) بخاری ج ا ص ۵۶ کتاب الصلوۃ باب الصلوۃ عن الفراش رقم الحدیث ص ۳۸۲

(۲) تیسیر الباری ص ۹

ابوعکراش

قافلۂ باطل سے قافلۂ حق کی طرف

اس عنوان کے تحت ان خوش قسمت حضرات کے انٹرویوز کا اہتمام کیا جاتا ہے جنہوں نے عصر حاضر میں قافلۂ کفر کو چھوڑ کر اسلام یا قافلۂ باطل کو چھوڑ کر قافلۂ حق میں شمولیت اختیار کی۔

(راہی الی الحق نیک بخت ولد سبزل، مکران بلوچستان)

ابوعکراش: آپ کا مختصر تعارف؟

نومسلم: میرا نام نیک بخت ہے والد کا نام سبزل، مکران بلوچستان کا رہائشی ہوں۔

ابوعکراش: آپ کا سابقہ مذہب کونسا ہے؟

نومسلم نیک بخت: پہلے میں ذکری مذہب سے متعلق تھا اور محمد اٹکی بلوچ کو نبی مانتا تھا اور ختم نبوت کا منکر تھا۔

ابوعکراش: آپ محمد اٹکی کا تعارف کروانا پسند کریں گے کہ وہ کون تھا کب پیدا ہوا اور کب مرا؟

نیک بخت: محمد اٹکی ۹۷۷ھ کو اٹک میں پیدا ہوا اور ۱۰۲۹ھ کو تربت مکران کی ایک پہاڑی کوہ مراد پر غائب ہو گیا۔ اس ذکری مذہب کے پیروکار صرف بلوچ قوم میں پائے جاتے ہیں یہ پنج وقتہ نماز کی جگہ پر صرف ذکر کرتے ہیں اس لیے انہیں ذکری کہا جاتا ہے۔

ابوعکراش! آپ کے اسلام قبول کرنے کا کیا سبب بنا؟

نیک بخت: حضرت مولانا مفتی احتشام الحق صاحب آسیا آبادی میرے لیے رحمت کا فرشتہ بن کر آئے اور دلائل و براہین سے ذکری مذہب کا کفر مجھ پر ثابت کیا۔ پس اللہ تعالیٰ نے مجھے ہدایت بخشی اور میں نے مفتی احتشام صاحب کے ہاتھ پر اسلام قبول کیا اور متکلم اسلام مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کے ہاتھ پر دوبارہ تجدید ایمان کی۔

ابوعکراش: آپ نے ان دونوں شخصیات کو کیسا پایا؟

نیک بخت: مفتی احتشام الحق صاحب اور مولانا الیاس گھمن صاحب دین کا درد رکھنے والی شخصیات ہیں۔ مولانا الیاس گھمن صاحب کے ساتھ میں ایک دن ایک رات رہا ہوں وہ شب و روز باطل فتنوں سے دین اسلام کی حفاظت میں سرگرداں ہیں ان کی دینی کڑھن، مسلکی غیرت اور کام کی رفتار قابل تقلید ہے۔

ابوعکراش: ذکری مذہب کے وہ کونسے کفریہ عقائد و نظریات تھے جن سے مفتی احتشام الحق دامت برکاتہم نے آپ کو آگاہ کیا؟

نیک بخت: مفتی صاحب مدظلہ نے بڑے مدلل طریقے سے مجھ پر ذکریوں کے مندرجہ ذیل کفریہ عقائد آشکار کئے:

(۱) ذکریوں کا کلمہ مسلمانوں سے جدا ہے۔

ذکری یہ کلمہ پڑھتے ہیں:

لاالہ الا اللہ نور پاک محمد مہدی رسول اللہ "لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین نورپاک نور محمد مہدی اللہ صادق الوعد الامین۔ (۱)

(۲) ذکری محمد مہدی اٹکی کو نبی، رسول، مہدی، نبی آخر الزماں، خاتم الانبیاء، خاتم المرسلین

---

(۱) بحوالہ سفرنامہ مہدی ص ۵ ذکر وحدت ص ۱۶، ۱۷، ۱۸ انور تجلی ص ۱۷ ذکر توحید ص ۹ وغیرہ

اور مہدی صاحب الزماں وغیرہ مانتے ہیں۔(۱)

(۳) ذکری محمد مہدی اٹکی کو نبی نہ ماننے والوں کو کافر کہتے ہیں بالفاظ دیگر ان کے نزدیک پوری امت مسلمہ کافر ہے۔(۲)

(۴) ذکری تحریف قرآن کے مرتکب ہیں اور قرآن پاک کا صرف وہی معنی صحیح سمجھتے ہیں جو محمد مہدی اٹکی کرے اس لیے وہ اپنے مہدی کو تاویل القرآن بھی کہتے ہیں۔ اس کی ۳۰۹ صفحات پر مشتمل تفسیر مہدی تحریف قرآن کا منہ بولتا ثبوت ہے۔

(۵) ذکریوں کی عملی زندگی اور ان کی کتابوں سے بات واضح ہے کہ وہ شریعت محمد عربی ﷺ کو منسوخ مانتے ہیں۔(۳)

(نوٹ: دیگر عقائد اور ان کے حوالہ جات اختصاراً حذف کیے جا رہے ہیں۔ادارہ)

ابو عکراش: آپ قارئین قافلۂ حق کے نام کوئی پیغام دینا چاہیں گے؟

نیک بخت: شرکائے قافلۂ حق سے یہی التماس ہے کہ وہ سالار قافلہ حق مولانا محمد الیاس گھمن دامت برکاتہم کی قدر کریں جن کی شب وروز کی محنت سے آج باطل فرقے جاں بلب ہیں اور اسلام کا پرچم لہرا رہا ہے اللہ مجھے ان حضرات کے ساتھ دین کی خدمت کرنے کی توفیق عطا فرمائے آمین۔

ابو عکراش: ادارہ قافلۂ حق اور تمام مسلمان آپ کو اسلام قبول کرنے پر مبارکباد پیش کرتے ہیں۔

نیک بخت: جزاک اللہ خیراً

---

(۱) بحوالہ سفرنامہ مہدی ص ۳ ذکر الہی ص ۳۹ ذکر توحید ص ۴۶ نور تجلی ص ۶۸ ثنائے مہدی ص ۷ نور ہدایت ص ۷۹ سیر جہانی ص ۵۹ فرمودات مہدی ص ۱،۲

(۲) بحوالہ قلمی نسخہ موسیٰ نامہ ص ۱۱ ثنائے مہدی ص ۷ قصص الغیبی ص ۴۱ سیر جہانی ص ۳۷ حقیقت نور پاک وسفر نامہ مہدی ص ۳ ثنائے مہدی ص ۱۰

(۳) بحوالہ موسی ناصر ص ۱۵۳

تبصرہ کتب

تبصرہ کے لیے دو کتابوں کا بھیجنا ضروری ہے۔
ادارہ کا مصنف کی آراء سے متفق ہونا ضروری نہیں

نام کتاب: فرقہ اہل حدیث (پاک و ہند) کا تحقیقی جائزہ

مصنف: مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ

(مرکزی ناظم اعلیٰ اتحاد اہل السنۃ والجماعۃ پاکستان)

صفحات: 448

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ 87 جنوبی سرگودھا

جیسے جیسے وقت تیزی کے ساتھ دوڑ رہا ہے عوام الناس میں فرقہ اہلحدیث کے بارے میں بیداری بڑھتی جا رہی ہے **فللہ الحمد علی ذلک** جوں جوں عوام میں بیداری بڑھ رہی ہے اس سلسلہ میں عوام کی ضروریات بھی بڑھ رہی ہیں۔ کافی عرصہ سے اس بات کا شدت سے احساس کیا جا رہا تھا کہ فرقہ اہلحدیث کا ایک مکمل انسائیکلو پیڈیا مرتب کیا جائے جس میں اس کا تعارف اسکی تاریخ اسکے بانیان اسکے خدوخال اور مقاصد کو اجاگر کیا گیا ہو۔ اور وہ کتاب اس خصوصیت کی حامل ہو کہ جب ایک قاری اس کے مطالعہ سے فارغ ہو تو اس کا ذہن ایک تاریخی خاکہ کو اپنے اندر قائم کر چکا ہو۔ کتاب کا انداز بھی ٹھوس ہو، طرز بھی آسان ہو اور لکھنے والا تحقیق وجستجو کے ساتھ قلم میں کاٹ بھی رکھتا ہو۔ خدا جزائے خیر دے مناظر اہل السنۃ متکلم اسلام حضرت مولانا محمد الیاس گھمن مدظلہ کو کہ انہوں نے احسن

طریقہ پر اس فرض کفایہ کو ادا کیا ہے اور اس کتاب کو لکھ کر سنی عوام پر احسان عظیم کیا ہے۔ کتاب کے دلکش ٹائٹل، دوکلر طباعت اور دیدہ زیب ڈیزائننگ نے اس کی جاذبیت میں مزید رنگ بھر دیا ہے۔

☆☆☆

نام کتاب: قطرات العطر شرح اردو شرح نخبۃ الفکر

مصنف: مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی

ناشر: مکتبہ اہل السنۃ والجماعۃ سرگودھا

صفحات: 436

قیمت: درج نہیں

اخذ مسائل کا قرآن کے بعد سب سے بڑا ماخذ احادیث نبویہ علی صاحبھا الف الف تحیۃ وسلام ہیں اور احادیث سے استفادہ اس وقت تک ممکن نہیں ہوتا جب تک کہ انسان احادیث کی صحت وسقم روایت پر جرح وتعدیل اور فن اسماء الرجال سے ماہر نہ ہو۔ جس طرح ہر فن میں کچھ اصول اجماعی ہوتے ہیں کچھ اختلافی اس طرح فن اصول حدیث میں کچھ اصول اجماعی ہیں کچھ اختلافی۔ ہم احناف کثر اللہ سوادنا اختلافی اصولوں میں محدثین وفقہائے احناف کے بیان کردہ اصولوں کو ترجیح دیتے ہیں فن اصول حدیث میں وحید العصر حافظ ابن حجر عسقلانی کی کتاب شرح نخبۃ الفکر ایک بہترین کتاب ہے جس سے ہر دور میں اہل علم نے استفادہ کا سلسلہ جاری رکھا۔ حافظ صاحب کا اختلافی اصولوں میں شوافع کی طرف جھکاؤ ایک یقینی امر ہے۔ احناف علماء کے لئے ضروری ہے کہ اس کتاب کو پڑھاتے وقت مواقع اختلاف سے واقف ہوں اور طلباء کو بھی اس سے آگاہ کریں اور شرح نخبۃ کی اگرچہ بہت سی شروح لکھی گئیں مگر ایک ایسی جامع شرح کی ضرورت تھی جو دوسری شروح

سے ایک حد تک مستغنی کر دے۔ خدا جزائے خیر دے محقق العصر مولانا محمد محمود عالم صفدر اوکاڑوی کو کہ انہوں نے اس ضرورت کا احساس فرما کر قطرات العطر کے نام سے اس کی شرح تالیف فرما کر علماء کرام وطلباء عظام پر احسان عظیم فرمایا ہے۔ کتاب کے شروع میں بہت سے اکابر علماء فن حدیث کے ماہر حضرات کی تقاریظ ہیں جو بذات خود علم کے بے بہا جواہر سے مزین ہیں۔ امید ہے دورہ موقوف علیہ کے اسباق پڑھانے والے علماء اور پڑھنے والے طلباء اس سے بھرپور استفادہ فرمائیں گے۔

☆☆☆

☆ مولانا محمود عالم صفدر اوکاڑوی

علم وتقوی کا بے تاج بادشاہ

رات تقریباً اڑھائی بجے آنکھ کھلی تو فون کی روشنی نے چوکنا کر دیا، دیکھا تو مولانا خالد محمود نائب رئیس التخصص فی الدعوۃ والتحقیق کا فون آ رہا تھا۔ دل دھڑکا خدا خیر کرے آج تک یوں آدھی رات کو فون نہیں آیا۔ فون اٹھایا تو روتی ہوئی آواز نے یہ پیغام دیا ''استاد جی سائیں شہید ہو گئے''۔ خبر کیا تھی بجلی کی طرح پورے جسم کو راکھ کر گئی خیر اپنے کو دلاسا دیا خالد کو کہا بیٹے صبر کرو۔ **انا للہ و انا الیہ راجعون** پڑھ کر گزشتہ سات سالہ رفاقتوں کی یاد میں کھو گیا۔ شیر اسلام علامہ علی شیر حیدری کوئی معمولی انسان نہیں تھے سب سے پہلے بندہ نے ان کو مقرر سمجھا پھر جب کچھ تعلق میں اضافہ ہوا تو ایک بے باک حق گو لیڈر سمجھا مزید قربت ہوئی تو یہ نظر آیا کہ علامہ حیدری میں اساتذہ کا ادب اور محبت بھی کوٹ کوٹ کر بھری ہوئی تھی۔ پھر جب حضرت اوکاڑویؒ کا انتقال ہوا تو یہ معلوم ہوا کہ آپ نسبتوں کی لاج رکھنے والے بھی ہیں۔ جب بندہ جامعہ حیدریہ کے تخصص کا استاد مقرر ہوا اور محبتیں بڑھیں تو پتا چلا کہ یہ شخص اپنے سینے میں خیر القرون کا حافظہ، رازی وغزالی کا علم کلام اور بخاری وطحاوی کا علم حدیث رکھنے کے ساتھ ساتھ امام اہل السنۃ مولانا لکھنوی کا مکمل واکمل جانشین ہے۔ جب مزید تعلق بڑھا تو یہ راز کھلا کہ ظاہری علوم کے ساتھ باطنی حسن سے بھی مالا مال ہیں۔ تین سال انکے گھر کا فرد ہونے کی حیثیت سے رہنا نصیب ہوا تو عقدہ کھلا کہ دن کو اگر یہ شاہسوار ہے تو رات کو رب کے دروازے پر آہ وزاری کرنے والا بھی ہے۔ کچھ اپنا قلب صاف ہوا تو روحانی مقام مزید کھلا کہ بیت اللہ اور روضہ اقدس سے اس کی نسبت قوی ہے۔ پھر پتا چلا کہ

☆ استاذ شعبہ تخصص مرکز اہل السنۃ والجماعۃ

یہ فنا فی الشیخ (رئیس المناظرین حضرت مولانا محمد امین صفدر اوکاڑویؒ) ہیں اور اپنے شیخ و استاد سے نسبت اتحادی کے حامل بھی ہیں، اسی بندہ نے ان دونوں مقامات کی خبر حضرت کو دے دی تھی، خود بتایا کہ نبی اقدس ﷺ نے سلام بھیجا ہے۔ چند دن قبل ہوئے تھے کسی ساتھی نے آپ کو نیند سے بیدار کر دیا، آپ نے ایک قریبی ساتھی سے فرمایا اس نے مجھ پر ظلم کیا ہے، میں خواب میں لشکر کے ساتھ مصروف تھا اور ہمارے لشکر کی قیادت نبی اقدس کر رہے تھے۔ خیر علامہ حیدری کے علم وتقوی، تدبر اور فہم وفراست نے ان کے بیان کو عند العلماء والعوام مقبول بنا دیا تھا، بڑے بڑے علماء آپ کے بیانات میں آپ کے نکات علمیہ پر سر دھنتے تھے۔

شروع میں علم بہت تنگدستی کی حالت میں حاصل دو ماہ تک جوتا بھی پاس نہ تھا۔ جب بنوری ٹاؤن میں رئیس المناظرین حضرت اوکاڑویؒ سے پڑھنے لگے تو داخلہ نہ ملا صرف اسباق میں بیٹھنے کی اجازت ملی۔ اسباق پڑھ کر کسی نہ کسی مسجد میں قیام کے لئے چلے جاتے۔ جس قدر مشقت اٹھائی اتنا ہی علم کا فیض پھیلا۔ مطالعہ اتنا کیا کہ کئی کئی ماہ تک گھر، جو کہ مدرسہ سے چند فٹ کے فاصلہ پر تھا، جانے کی نوبت نہ آتی۔ آخری سالوں میں مطالعہ کم اور کیے ہوئے مطالعہ میں تفکر واستخراج کی حالت غالب رہی۔ آج تو بڑوں کا ادب کرنے والے نہیں ملتے آپ چھوٹوں کا ادب کرنا بھی جانتے تھے چھوٹوں سے استفادہ کرنے میں عار محسوس نہ کرکے بلکہ بسا اوقات چھوٹوں کی حوصلہ افزائی کے لیے تجاہل عارفانہ بھی کر لیتے۔ جس علم میں بھی انکی طرف رجوع کیا اس علم میں ہی امام پایا۔

خداوند عالم نے آپ کو روحانی رعب وجلال سے ایسا نوازا تھا کہ بڑے سے بڑا آدمی آپ سے مخاطب ہوئے ڈرتا تھا۔ مقبولیت ایسی نصیب ہوئی کہ جس جلسہ میں آپ نے شرکت کرنا ہوتی اس میں شرکاء کی تعداد کئی گنا بڑھ جاتی۔ چہرے کے حسن وجمال اور اس پر

نازل ہونے والے انوارات کو دیکھ کر دشمن بھی متاثر ہوئے بغیر نہ رہ سکتے۔

زمانہ تبدیل ہو چکا ہے آج اساتذہ کی زیارت کیلئے وقت مل جائے تو غنیمت ہے، آپ اپنے تلامذہ کے پاس بھی معمولی سی خواہش پر تشریف لے جاتے۔ مجھے فرمایا میں سمجھتا تھا کہ حضرت استاذ مکرم (حضرت اوکاڑویؒ) کو سب سے زیادہ مجھ سے محبت ہے مگر جب بہت سے افراد کو یہ کہتے سنا کہ ہم سے زیادہ محبت تھی تو میں نے سوچا کہ استاذوں کا تعلق شاید سب سے ایسا تھا ہر ایک نے یہی سمجھا کہ مجھ سے سب سے زیادہ محبت ہے یہی معاملہ حضرت حیدریؒ کا ہے آج ہر شاگرد ہر کارکن گریہ وزاری میں مصروف ہے اور اس کا یہی گمان ہے کہ حضرت کو سب سے زیادہ مجھ سے پیار تھا اس لیے میں حضرت کے تمام شاگردوں اور کارکنوں، محبین وعاشقین سے تعزیت کرتا ہوں۔ **انا للہ وانا الیہ راجعون**

آپ بہت تھک چکے تھے، جس قدر آپ کا علم وتقویٰ اور جرأت وحمیت کا مقام تھا وہ تسلیم کرنے میں ہم نے بھی بخل سے کام لیا، اب وہ یقیناً ایسے خدا کے ہاں پہنچ چکے ہیں جو محبین کے اجر کو ضائع نہیں کرتا۔ آپ کو آرام کی ضرورت تھی نبی اقدس ﷺ صحابہ کرام رضی اللہ عنہم، ائمہ مجتہدین اور اکابر علمائے دیوبند سے مل کر آپ یقیناً آرام پا چکے ہیں۔ خون خوشبو مہکا کر آپ کی عظمت اور مشن جھنگویؒ کی حقانیت کی گواہی دے رہا ہے۔ زندگی کے آخری دنوں میں نہایت پرسکون تھے شاید کوئی بشارت عظمیٰ مل چکی تھی۔ فرمان خدا سچ ہے:

الا ان اولیاء اللہ لا خوف علیہم ولا ہم یحزنون

خبردار اللہ کے اولیاء پر کوئی خوف ہوتا ہے نہ غم اور شہادت کے بعد پرنور و پرمسرت چہرہ یہ بتا رہا تھا کہ آپ اب سکون سے ہیں۔ اللہ ہمیشہ سکون سے رکھے۔

آمین بجاہ النبی الامی الکریم